SAT.4.Nov.2023
VOLUME:18 NO:284
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی
روزنامہ
ورقِ تازہ
ناندیڑ
THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے بی۔ایڈ)

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے بیک وقت اشاعت

بروز ہفتہ 4 / نومبر 2023
جلد:18 شمارہ 284
19 ربیع الثانی 1445ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات:4

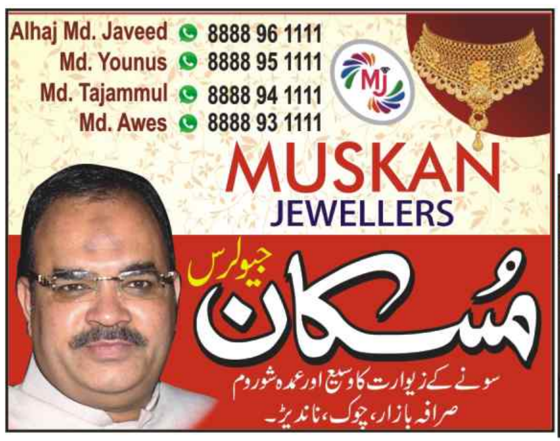

پی ایم مودی نے گالیاں دینے اور جھوٹ بولنے کا کارخانہ کھول رکھا ہے: کھڑگے

نئی دہلی: 3 / نومبر (ایجنسیز) کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے جمعہ کے روز چھتیس گڑھ کے ابھن پور اور چندر پور میں عوامی جلسوں کو خطاب کیا۔ اس دوران انھوں نے مرکزی حکومت اور پی ایم مودی کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ انھوں نے کہا کہ پی ایم مودی نے اپنا کوئی بھی وعدہ وفا نہیں کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ''پی ایم مودی جھوٹوں کے سردار ہیں۔ انھوں نے گالیاں دینے اور جھوٹ بولنے کا کارخانہ کھول رکھا ہے۔ وزیر اعظم مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ چھتیس گڑھ آ کر ماحول خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔'' عوامی سیلاب کو خطاب کرتے ہوئے کھڑگے نے کانگریس حکومت کی کارگزاریاں بھی شمار کرائیں اور آئندہ کے منصوبوں کا بھی تذکرہ کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''چھتیس گڑھ میں دوبارہ کانگریس حکومت بننے پر پھر کسانوں کا قرض معاف ہوگا۔ کے جی سے لے کر پی جی تک بچوں کو مفت تعلیم ملے گی۔ 500 روپے فی سلنڈر سبسیڈی خواتین کے اکاؤنٹس میں جمع ہوگی۔ 200 یونٹ تک بجلی مفت ملے گی اور 17 لاکھ 50 ہزار غریب کنبوں کو خود کا گھر ملے گا۔'' کھڑگے کا کہنا ہے کہ کانگریس نے گزشتہ بار انتخاب سے قبل جو وعدے کیے تھے، وہ پورے کیے جا چکے ہیں۔ چھتیس گڑھ میں کانگریس حکومت نے کسانوں کا قرض معاف کیا، سرکاری ملازمین کے لیے پرانی پنشن منصوبہ نافذ کیا، چھتیس گڑھ کے بچوں کے لیے سوامی آتمانند انگلش میڈیم اسکول کھولے اور مفت علاج و سستی دوائیاں بھی مہیا کرائی۔ کھڑگے نے منی پور تشدد کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ''منی پور میں حالات خراب ہیں لیکن وزیر اعظم مودی ایک بار بھی منی پور نہیں گئے۔ مودی جی آنکھ موند کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ انھیں صرف چھتیس گڑھ میں ای ڈی، سی بی آئی اور آئی ٹی کے لوگوں کو بھیجنے کی فکر لگی رہتی ہے۔ پی ایم مودی اور امت شاہ چھتیس گڑھ میں آ کر ملک کا ماحول خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جھوٹ بول کر کانگریس کو بدنام کرتے ہیں۔ انھوں نے کچھ ایسا ہی کرناٹک میں بھی کیا تھا، لیکن کانگریس نے کرناٹک میں بی جے پی کی 40 فیصد کمیشن والی حکومت کو ہٹا دیا۔ چھتیس گڑھ میں بھی پھر سے کانگریس کی حکومت بننے جا رہی ہے۔'' کھڑگے نے مودی حکومت پر ملک کی ملکیت کو فروخت کرنے کا الزام بھی عائد کیا اور ساتھ ہی کہا کہ ''مودی حکومت کو غریبوں، قبائلیوں، ایس سی طبقہ کی کوئی فکر نہیں ہے۔ پی ایم مودی نے کہا تھا کہ وہ ہر سال دو کروڑ ملازمتیں دیں گے، بلیک منی واپس لائیں گے، سبھی کو 15 لاکھ روپے دیں گے، کسانوں کی آمدنی دوگنی کریں گے... کوئی بھی وعدہ پورا نہیں ہوا۔ مودی جی جھوٹ بولتے ہیں اس لیے انھیں جھوٹوں کا سردار کہا جاتا ہے۔ مودی حکومت صرف اپوزیشن کی ریاستی حکومتوں کو پریشان کرنے کا کام کرتی ہے۔ چھتیس گڑھ کو مرکزی حکومت سے جو پیسہ ملنا ہے، وہ ابھی تک نہیں مل سکا ہے۔ یہ مودی جی کا پیسہ نہیں ہے، یہ عوام کے ٹیکس کا پیسہ ہے، عوام کے حق کا پیسہ ہے۔''

شرپسندوں نے مسجد پر متنازعہ نعرہ لکھ دیا، پولیس افسران الرٹ!

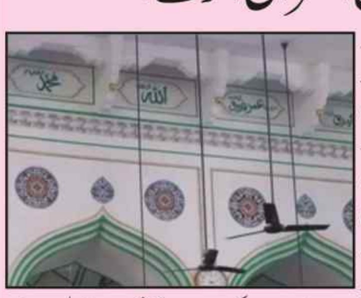

باغپت: 3 / نومبر (ایجنسیز) اتر پردیش کے باغپت میں شرپسند افراد کے ذریعہ ماحول خراب کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق باغپت کے کوتوالی علاقہ واقع سرور پور کلاں گاؤں میں کچھ شرپسند عناصر نے گاؤں کی بڑی مسجد کے صدر دروازے سمیت دیواروں پر کئی جگہ 'جئے شری رام' لکھ دیا۔ جمعہ کی صبح جب مسلم طبقہ کے لوگوں نے یہ دیکھا تو حیران رہ گئے۔ جب اس کی خبر پولیس کو ملی تو وہ فوراً پہنچی اور جن مقامات پر 'جئے شری رام' لکھا ہوا تھا وہاں پُتائی کر دی۔ ماحول خراب کرنے کی شرپسندوں کی اس کوشش کو دیکھتے ہوئے پولیس افسران الرٹ ہو گئے ہیں۔ سرور پور کلاں گاؤں کے رہنے والے بابو خاں کا کہنا ہے کہ جمعہ کی صبح وہ بازار میں واقع بڑی مسجد کا دروازہ کھولنے کے لیے پہنچا۔ اس نے دیکھا کہ دروازے پر 'جئے شری رام' لکھا ہوا ہے، جسے اس نے کپڑے سے مٹا دیا۔ بابو خاں کا کہنا ہے کہ پھر انھوں نے دیواروں کی طرف دیکھا تو کچھ مقامات پر 'جئے شری رام' لکھا نظر آیا۔ گاؤں کے ہی کسی شخص نے اس کی خبر پولیس کو دے دی۔ خبر ملتے ہی پولیس مسجد کے پاس پہنچی اور فوری طور پر دیوار کی پُتائی کر دی تاکہ 'جئے شری رام' لکھا نظر نہ آئے۔ بابو خاں کا کہنا ہے کہ کچھ شرپسند عناصر نے ہی گاؤں کا ماحول بگاڑنے کی کوشش کی ہے۔ معاملہ سامنے آنے کے بعد پولیس الرٹ ہوگئی ہے اور گاؤں کے کئی لوگوں سے اس معاملے میں پوچھ تاچھ کی جا رہی ہے۔ کوتوالی انچارج راکیش کمار سنگھ کا کہنا ہے کہ جانچ کی جا رہی ہے اور جلد ہی قصورواروں کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ مسجد کی دیواروں پر 'جئے شری رام' کا نعرہ لکھے جانے سے مسلم طبقہ میں بھی ناراضگی دیکھنے کو مل رہی ہے۔

راجیہ سبھا کی خصوصی استحقاق کمیٹی نے راگھو چڈھا سے مانگی رپورٹ، اگلی میٹنگ 8 نومبر کو

نئی دہلی: 3 / نومبر (ایجنسیز) آج راجیہ سبھا خصوصی استحقاق کمیٹی کی میٹنگ میں عاپ رکن پارلیمنٹ راگھو چڈھا سے منسلک معاملوں سمیت کئی اہم ایشوز پر تبادلہ خیال ہوا۔ کمیٹی نے راگھو چڈھا سے 7 نومبر تک پورے معاملے کی رپورٹ مانگی ہے۔ میٹنگ کے دوران اراکین نے خصوصی استحقاق کی خلاف ورزی کے معاملوں میں کمیٹی کی رپورٹ پر فوری کارروائی کرنے اور اسے حتمی شکل دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ رپورٹ کونسل آف اسٹیٹس کے سامنے پیش کی جائے گی۔ اس معاملے میں راجیہ سبھا کی خصوصی استحقاق کمیٹی کی آئندہ میٹنگ 8 نومبر کو طلب کی گئی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ راجیہ سبھا میں گزشتہ 11 اگست کو ایوان کے لیڈر پیوش گویل نے ایک قرارداد پیش کیا تھا۔ اس قرارداد میں مجوزہ سلیکشن کمیٹی میں کچھ اراکین کے نام ان کے اتفاق کے بغیر شامل کرنے پر عاپ لیڈر راگھو چڈھا کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ راجیہ سبھا سے قرارداد پاس ہونے کے بعد چڈھا کو خصوصی استحقاق کمیٹی کی رپورٹ زیر التوا رہنے تک 'اصولوں کی خلاف ورزی، بے ضابطگی، ضدی رویہ اور ہتک آمیز روش' کے لیے مانسون اجلاس کے آخری دن معطل کر دیا گیا تھا۔ دوسری طرف عاپ راجیہ سبھا رکن سنجے سنگھ کی بھی مشکلات کم ہوتی نظر نہیں آ رہی ہیں۔ انھیں راجیہ سبھا کے چیئرمین جگدیپ دھنکھڑ کے ذریعہ پارلیمنٹ کے پورے مانسون اجلاس کے لیے معطل کر دیا گیا ہے۔ راجیہ سبھا کی طرف سے پہلے ہی کہا جا چکا ہے کہ خصوصی استحقاق کمیٹی کی جانچ تک سنجے سنگھ راجیہ سبھا سے معطل رہیں گے۔

گیانواپی مسجد تنازعہ: الہ آباد ہائی کورٹ کے حکم کو چیلنج کرنے والی مسلم فریق کی درخواست مسترد

نئی دہلی: 3 / نومبر (ایجنسیز) سپریم کورٹ نے جمعہ کو انجمن انتظامیہ مسجد کمیٹی کی اس درخواست کو مسترد کر دیا جس میں الہ آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے گیانواپی کیس کو 2021 سے سننے والی سنگل جج بنچ سے واپس لینے کے انتظامی فیصلے کو چیلنج کیا گیا تھا۔ سنگل جج بنچ وارانسی میں گیانواپی مسجد کے مقام پر مندر کی بحالی کے لیے دائر مقدمے کی برقراری کو چیلنج کرنے والی درخواست کی سماعت کر رہی تھی۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ، جسٹس جے بی پاردی والا اور منوج مشرا پر مشتمل بنچ نے مسجد کمیٹی کی نمائندگی کرنے والے سینئر وکیل حذیفہ احمدی کے دلائل سننے کے بعد اسے مسترد کر دیا۔ بنچ نے کہا، ''ہمیں ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے حکم میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے۔ ہائی کورٹس میں یہ ایک بہت ہی معیاری عمل ہے۔ یہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے دائرہ کار میں آنا چاہیے۔'' انجمن انتظامیہ مسجد کمیٹی (اے آئی ایم سی) ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی طرف سے کیس کو سنگل جج بنچ سے واپس لے کر کسی اور بنچ کو سونپنے کے فیصلے کو چیلنج کر رہی ہے۔ درخواست کو خارج کرنے سے پہلے سی جے آئی نے کیس کو منتقل کرنے کی وجوہات پر غور کیا اور کہا کہ وہ کھلی عدالت میں اس کی سماعت نہیں کرنا چاہتے۔ 30 اکتوبر کو الہ آباد ہائی کورٹ نے اے آئی ایم سی کی درخواست پر سماعت 8 نومبر تک ملتوی کر دی تھی۔ وارانسی کی ایک عدالت نے 2 نومبر کو آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا کو 17 نومبر تک توسیع دی، جب اے ایس آئی نے کہا کہ اس نے گیانواپی مسجد کمپلیکس کا سروے مکمل کر لیا ہے لیکن رپورٹ کا مسودہ تیار کرنے کے لیے مزید وقت درکار ہے۔ اے ایس آئی کو 6 نومبر تک سروے رپورٹ پیش کرنی تھی۔

جے این یو میں احتجاج، 2023 میں طلبا کو نوٹس جاری

نئی دہلی: 3 / نومبر (ایجنسیز) جواہر لال نہرو یونیورسٹی نے 2019 میں ہونے والے احتجاج کے لیے اپنے کچھ پی ایچ ڈی طلباء کو اب نوٹس جاری کیے ہیں۔ طلباء کا یہ احتجاج سال 2019 میں فیسوں میں اضافے کے خلاف تھا۔ یونیورسٹی نے اب 2023 میں ایک نوٹس جاری کیا ہے جس میں طلباء کو بتایا گیا ہے کہ یہ ان کے لیے آخری موقع ہے۔ یونیورسٹی کے اس نوٹس میں طلبہ سے کہا گیا ہے کہ یہ آپ کے لیے اپنی پوزیشن واضح کرنے کا آخری موقع ہے۔ یونیورسٹی نے طلباء کو ہدایت کی ہے کہ وہ 9 نومبر کو دوپہر 2 بجے پراکٹر کے سامنے پیش ہو کر اپنا موقف پیش کریں۔ یونیورسٹی کی طرف سے جاری کردہ نوٹس میں طلباء سے کہا گیا ہے کہ وہ پراکٹر کے سامنے پیش ہوتے ہوئے اپنے دفاع یا حمایت میں کوئی بھی ثبوت پیش کر سکتے ہیں۔ یہ نوٹس جواہر لال نہرو اسٹوڈنٹس یونین لیڈر اور پی ایچ ڈی کی طالبہ آئشی گھوش کو بھی جاری کیا گیا ہے۔ انہیں پراکٹریل انویسٹی گیشن کی سماعت کے لیے پیش ہونے کو کہا گیا ہے۔ نوٹس میں آئشی کو بتایا گیا کہ 6 نومبر 2019 کو چیف پراکٹر کے دفتر میں ایک شکایت موصول ہوئی تھی، جس کے مطابق آپ 5 نومبر 2019 کو دوپہر ایک بجکر 24 منٹ پر انتظامی عمارت کے سامنے احتجاج میں شامل تھیں۔

تاج محل' شاہجہاں نے تعمیر نہیں کرایا: ہندو سینا قائد

نئی دہلی: 3 / نومبر (ایجنسیز) دہلی ہائی کورٹ نے جمعہ کے دن محکمہ آثارِ قدیمہ (اے ایس آئی) سے کہا کہ وہ تاریخی کتابوں سے تاج محل کی تعمیر سے متعلق مبینہ غلط جانکاری ہٹا دینے اور عمارت کتنی پرانی ہے اس کا پتہ چلانے کی درخواست کا تصفیہ کرے۔ چیف جسٹس ستیش چندر شرما اور جسٹس جی تشار راؤ پر مشتمل بنچ نے درخواستِ مفادِ عامہ (پی آئی ایل) کی یکسوئی کر دی جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ تاج محل شاہجہاں نے تعمیر نہیں کرایا بلکہ اس نے صرف راجہ مان سنگھ کے محل کی تزئین نو کرائی۔ ہائی کورٹ نے نوٹ لیا کہ درخواست گزار سپریم کورٹ میں پہلے ہی ایسی درخواست داخل کر چکا ہے۔ سپریم کورٹ نے اس کے یہ کہنے پر اسے درخواست واپس لینے کی اجازت دی تھی کہ وہ محکمہ آثارِ قدیمہ سے رجوع ہوگا۔ سپریم کورٹ نے دسمبر 2022 میں اس کی درخواست کی سماعت سے انکار کرتے ہوئے کہا تھا کہ عدالتیں' تاریخ کو دوبارہ کھولنے کے لئے نہیں بنی ہیں۔

چھپرہ میں مذہبی تقریب کے دوران بھگدڑ
2 خواتین کی موت، کئی افراد زخمی

چھپرہ: 3 / نومبر (ایجنسیز) بہار کے چھپرہ شہر میں جمعہ کی صبح ایک مذہبی تقریب کا انعقاد ہوا جس میں بھگدڑ مچ گئی۔ اس بھگدڑ میں 2 خاتون عقیدتمندوں کی موت ہوگئی جبکہ کئی دیگر افراد زخمی ہو گئے۔ حالانکہ ضلع انتظامیہ نے بھگدڑ کی بات سے انکار کرتے ہوئے بدانتظامی کو حادثہ کی وجہ بتایا ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق چھپرہ کے مستی چک علاقے میں ایک جگہ 'گایتری یگیہ' کے لیے 100 سے زیادہ بھکت جمع ہوئے تھے۔ جیسے ہی یگیہ کے انعقاد والی جگہ کا دروازہ کھلا تو باہر جمع عقیدتمند ایک ساتھ لاپروائی کے ساتھ اندر گھسنے لگے جس سے وہاں بھگدڑ مچ گئی۔ اس دوران دو خواتین گر گئیں اور بھیڑ کے نیچے دب گئیں۔ حادثہ کی خبر ملنے پر ضلع انتظامیہ فوراً حرکت میں آئی اور آناً فاناً کثیر پولیس فورس کے ساتھ کئی افسران جائے حادثہ پر پہنچے اور متاثرین کو نکالنے کے لیے بچاؤ مہم شروع کی۔ اس دوران 2 بیہوش خواتین کو وہاں سے نکال کر اسپتال لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے انھیں مردہ قرار دے دیا۔ سارن کے ضلع مجسٹریٹ امیر سمیر نے کہا کہ یہ کسی طرح کی بھگدڑ نہیں تھی، بلکہ ایک ساتھ 100 سے زیادہ لوگوں نے احاطہ میں گھسنے کی کوشش کی۔ اس دوران دھکا مکی میں ان میں سے کچھ لوگ گر گئے اور دوسروں نے انھیں کچل دیا۔ زخمی خواتین میں سے دو کو اسپتال لے جایا گیا جہاں انھوں نے دَم توڑ دیا۔

رائے گڑھ کی دواساز فیکٹری میں دھماکہ، 5 زخمی، 10 پھنسے

رائے گڑھ: 3 / نومبر (ایجنسیز) مہاراشٹر کے مہاڈ ایم آئی ڈی سی میں جمعہ کو ایک دواساز فیکٹری میں دھماکے کے بعد لگنے والی زبردست آگ میں کم از کم پانچ افراد زخمی اور 10 دیگر پھنس گئے۔ افسران نے یہ معلومات فراہم کیں۔ مہاڈ ایم آئی ڈی سی پولیس اسٹیشن کے ایک اہلکار نے بتایا، ''صبح 11 بجے کے قریب ایک زوردار دھماکہ سنا گیا اور پھر بلیو جیٹ ہیلتھ کیئر لمیٹڈ کی فیکٹری کے احاطے سے دھواں اٹھتا ہوا دیکھا گیا۔'' آگ پر قابو پانے کے لیے کم از کم چار فائر انجن اور پولیس ٹیمیں موقع پر پہنچیں اور کم از کم پانچ زخمیوں کو باہر نکالا گیا۔ مزید 10 لوگوں کے اب بھی جلتے ہوئے کمپلیکس میں پھنسے ہونے کا خدشہ ہے، جہاں جمعہ کو چار درجن سے زائد ملازمین ڈیوٹی پر تھے۔ حالانکہ نوی ممبئی میں پولیس اور کمپنی کے عہدیداروں نے اس واقعہ پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ ایک عینی شاہد کا کہنا تھا کہ ابتدائی اطلاعات کے مطابق مشتبہ گیس لیکج کے باعث دھماکہ ہوا اور آگ لگ گئی جس سے افراتفری پھیل گئی اور آگ کے شعلے فیکٹری کمپلیکس کے اندر موجود دیگر یونٹس تک پھیلنے لگے۔ پانچ زخمیوں میں سے دو کی حالت مستحکم ہے اور تین دیگر کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے اور ان کا مہاڈ دیہی اسپتال میں علاج کیا جا رہا ہے۔

مشرقی یروشلم کے قریب واقع راس العمود نامی مقام پر فلسطینی شہری مسلسل چوتھے جمعہ کو بھی مسجد اقصیٰ میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہ ملنے پر اسرائیلی فوج کی موجودگی میں سڑک پر نماز پڑھتے ہوئے۔

جامع مسجد سری نگر میں چوتھے جمعہ بھی نماز کی اجازت نہیں

سری نگر: 3 / نومبر (ایجنسیز) جامع مسجد سری نگر میں مسلسل چوتھے جمعہ کو نماز نہ ہوسکی۔ غزہ میں اسرائیلی کارروائی کے خلاف احتجاج کے اندیشوں کے مدنظر اس کی اجازت نہیں دی گئی۔ عہدیداروں نے یہ بات بتائی۔ شہر کے نوہٹہ علاقہ میں واقع جامع مسجد کی گیٹ پر قفل لگا رہا اور نظم وضبط کی برقراری کے لئے سیکوریٹی عملہ تعینات تھا گزشتہ 4 جمعوں سے نماز جمعہ پر پابندی ہے۔ حریت کانفرنس کے سربراہ میر واعظ عمر فاروق نے مسجد کو بند کرنے کو ''بدبختانہ'' قرار دیا۔

اب بحرین نے اسرائیل سے اپنا سفیر واپس بلایا، معاشی تعلقات بھی معطل!

صنعا: 3 / نومبر (ایجنسیز) خبر رساں ایجنسی شنہوا کی ایک رپورٹ کے مطابق اسرائیل اور بحرین نے 2020 میں امریکہ کے کہنے پر جس 'ابراہم سمجھوتہ' کے تحت اپنے تعلقات بہتر کر لیے تھے، اب اس میں خلل پیدا ہو گیا ہے۔ دراصل اسرائیل اور حماس کے درمیان جاری جنگ میں جس طرح اسرائیلی فوج نے غزہ میں تباہی مچائی ہے، اس کے خلاف بحرین نے یہودی ملک کے خلاف سخت فیصلہ لیا ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق جمعرات کی دیر شب ایک بیان میں عرب ملک بحرین کی نمائندہ کونسل نے کہا کہ فلسطینی ایشو اور فلسطینیوں کے حقوق کے لیے بحرین اپنی حمایت کی تصدیق کرتا ہے۔ کونسل نے غزہ میں حملے روکنے کی بھی اپیل کی۔ اس سے پہلے بولیویا، اردن، چلی اور کولمبیا بھی اسرائیل سے اپنے سفیروں کو واپس بلا چکے ہیں۔ اس درمیان اسرائیل نے زور دے کر کہا ہے کہ ایسا کوئی فیصلہ نہیں لیا گیا ہے اور دونوں ممالک کے درمیان تعلقات 'مستحکم' بنے ہوئے ہیں۔ اسرائیلی وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ ''ہم واضح کرنا چاہیں گے کہ سفیروں کو واپس کرنے کے لیے بحرین حکومت سے کوئی نوٹیفکیشن یا فیصلہ نہیں ملا ہے۔'' اس میں کہا گیا ہے کہ ''اسرائیل اور بحرین کے درمیان تعلقات مستحکم ہیں۔''

تیلنگانہ اسمبلی انتخابات؛ مجلس کے امیدواروں کا اعلان

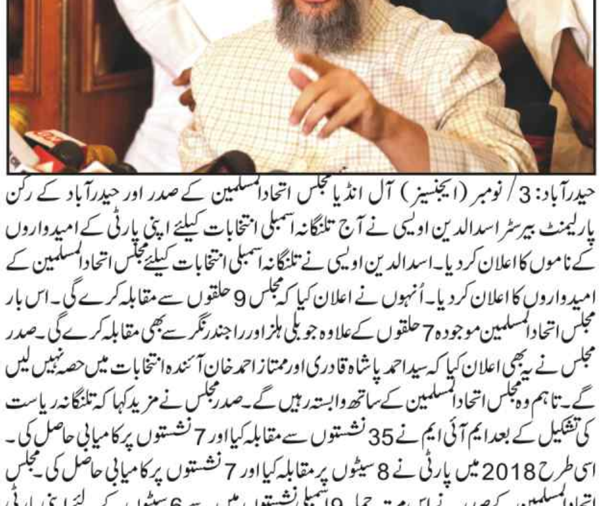

حیدرآباد: 3 / نومبر (ایجنسیز) آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے صدر اور حیدرآباد کے رکن پارلیمنٹ بیرسٹر اسدالدین اویسی نے آج تلنگانہ اسمبلی انتخابات کیلئے اپنی پارٹی کے امیدواروں کے ناموں کا اعلان کر دیا۔ اسدالدین اویسی نے تلنگانہ اسمبلی انتخابات کیلئے مجلس اتحاد المسلمین کے امیدواروں کا اعلان کر دیا۔ اُنہوں نے اعلان کیا کہ مجلس 9 حلقوں سے مقابلہ کرے گی۔ اس بار مجلس اتحاد المسلمین موجودہ 7 حلقوں کے علاوہ جوبلی ہلز اور راجندر نگر سے بھی مقابلہ کرے گی۔ صدر مجلس نے یہ بھی اعلان کیا کہ سید احمد پاشاہ قادری اور ممتاز احمد خان آئندہ انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے۔ تاہم وہ مجلس اتحاد المسلمین کے ساتھ وابستہ رہیں گے۔ صدر مجلس نے مزید کہا کہ تلنگانہ ریاست کی تشکیل کے بعد ایم آئی ایم نے 35 نشستوں سے مقابلہ کیا اور 7 نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔ اسی طرح 2018 میں پارٹی نے 8 سیٹوں پر مقابلہ کیا اور 7 نشستوں پر کامیابی حاصل کی۔ مجلس اتحاد المسلمین کے صدر نے اس مرتبہ جملہ 9 اسمبلی نشستوں میں سے 6 سیٹوں کے لئے اپنی پارٹی کے امیدواروں کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے۔ حلقہ چندرائن گٹہ سے مجلس کے فلور لیڈر اکبرالدین اویسی، حلقہ ملک پیٹ سے احمد بن عبداللہ بلعلہ، حلقہ یاقوت پورہ سے جعفر حسین معراج، حلقہ نامپلی سے سابق میئر حیدرآباد ماجد حسین معراج، حلقہ چارمینار سے میر ذوالفقار علی اور حلقہ کاروان سے کوثر محی الدین مجلس کے امیدوار ہوں گے۔ مجلس نے ابھی بہادر پورہ، جوبلی ہلز اور راجندر نگر حلقوں سے اپنے امیدواروں کا اعلان نہیں کیا ہے۔

سپریم کورٹ میں الیکٹورل بانڈ معاملے پر سماعت کے دوران
کپل سبل کی طبیعت بگڑی، اور پھر...

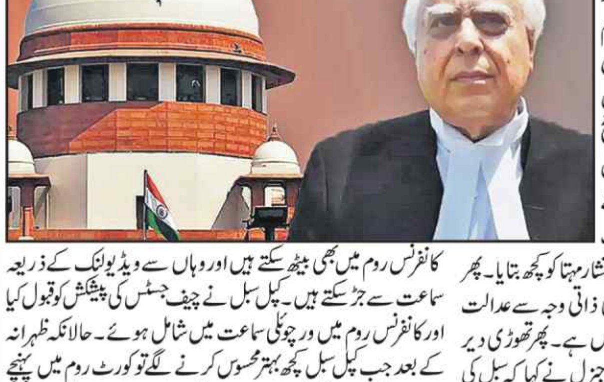

نئی دہلی: 3 / نومبر (ایجنسیز) 3 نومبر کو سپریم کورٹ میں الیکٹورل بانڈ معاملے پر سماعت کا تیسرا دن تھا۔ اس دوران سینئر وکیل کپل سبل کی طبیعت بگڑ گئی۔ جب ان کی طبیعت ناساز ہونے کی خبر چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ اور سالیسٹر جنرل تشار مہتا کو ملی تو انھوں نے سبھی کام چھوڑ کر پہلے سبل کی خیریت دریافت کی اور کیس کی سماعت میں ان کی مدد بھی کی۔ دراصل جمعرات کو جب پانچ اراکین والی آئینی بنچ الیکٹورل بانڈ معاملے پر سماعت کر رہی تھی تو کپل سبل دکھائی نہیں دیے۔ اس پر چیف جسٹس نے سوال کیا کہ کپل سبل کہاں ہیں؟ اس کے جواب میں کپل سبل کی ٹیم کے لوگوں نے سالیسٹر جنرل تشار مہتا کو کچھ بتایا۔ پھر سالیسٹر جنرل نے عدالت کو مطلع کیا کہ سبل کسی ذاتی وجہ سے عدالت میں نہیں ہیں اور اس کا سماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پھر تھوڑی دیر بعد جب کپل سبل واپس عدالت پہنچے تو سالیسٹر جنرل نے کہا کہ سبل کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ پھر تشار مہتا نے کپل سبل سے ان کے چیمبر میں بیٹھ کر ورچوئل سماعت میں شامل ہونے کی پیشکش کی۔ ساتھ ہی کہا کہ وہ ان کے لیے چائے اور کچھ ہلکا ناشتہ بھی بھجواتے ہیں۔ اس پر چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے کہا کہ کپل سبل چاہیں تو سپریم کورٹ کے کانفرنس روم میں بھی بیٹھ سکتے ہیں اور وہاں سے ویڈیو لنک کے ذریعہ سماعت سے جڑ سکتے ہیں۔ کپل سبل نے چیف جسٹس کی پیشکش کو قبول کیا اور کانفرنس روم میں ورچوئل سماعت میں شامل ہوئے۔ حالانکہ ظہرانہ کے بعد جب کپل سبل کچھ بہتر محسوس کرنے لگے تو کورٹ روم میں پہنچے اور پھر عرضی دہندہ کی طرف سے اپنے مخصوص انداز میں سالیسٹر جنرل سے جرح کی۔ قابل ذکر ہے کہ جمعرات کو سپریم کورٹ نے الیکٹورل بانڈ معاملے پر اپنا فیصلہ محفوظ رکھ لیا ہے، حالانکہ آئندہ سماعت کے لیے کوئی تاریخ مقرر نہیں کی ہے۔

اکتالیسواں سالانہ
طرحی نعتیہ مشاعرہ

تاریخ: 4 نومبر 2023.. وقت: بعد نمازِ عشاء ۹ بجے شب
مقام: بمکان کے ٹی صدیقی صاحب، وِساوا نگر ناندیڑ

مصرعِ طرح: ارضِ طیبہ تری کیا عظمت و رعنائی ہے
قافیہ: رعنائی، اچھائی، یکتائی
ردیف: ہے

اس مشاعرہ میں ناصر مصباحی (دہلی)، علامہ مولانا ڈاکٹر احمد حنبلی، اکبر خان اکبر، قاری انیس، شیخ وسیم (حیدرآباد)، اشفاق اصفی، جلال اکبر، عبدالخالق اسرار (نظام آباد)، مقصود اشرف (مالیگاؤں)، صابر بسمت نگری (بسمت) اور دیگر مقامات کے شعراء کے علاوہ ضلع ناندیڑ کے تمام شعراء شریک ہوں گے۔
باذوق سامعین سے شرکت کی خواہش کی جاتی ہے۔

الداعی: محمد عبدالرحمن صدیقی ایڈوکیٹ
صدر، دی سیرت فاؤنڈیشن، وساوا نگر ناندیڑ

ہوا کا رُخ کیا ہے؟

ڈاکٹر سید ابوذر کمال الدین

بھارت کی پانچ ریاستوں میں اسٹیٹ اسمبلی کے لیے انتخابات کی تاریخوں کا اعلان ہو چکا ہے۔ ان میں راجستھان، مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ ہندی ہارٹ لینڈ کی ریاستیں ہیں جبکہ تلنگانہ ساؤتھ میں ہے اور میزورم نارتھ ایسٹ کی ریاست ہے۔ اس طرح یہ الیکشن موڈ آف دی نیشن کو جاننے کا اچھا ذریعہ بن سکتا ہے۔ راجستھان اور چھتیس گڑھ میں اس وقت کانگریس کی حکومت ہے۔ مدھیہ پردیش میں بھی کانگریس کی حکومت تھی مگر بی جے پی نے الیکٹورل مینڈیٹ کو چرالیا اور کانگریس کو توڑ کر چور دروازے سے اپنی حکومت بنالی۔ ادھر تلنگانہ میں کے سی آر کی پارٹی برسرِ اقتدار ہے جو غیر کانگریسی اور غیر بی جے پی پارٹی ہے۔ میزورم میں میزو نیشنل فرنٹ کی حکومت ہے۔ راجستھان، مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ میں کانگریس اور بی جے پی کے درمیان سیدھی ٹکر ہے۔ ان ریاستوں میں کچھ چھوٹی پارٹیاں بھی ہیں۔ ان کا کیا رول رہے گا اور وہ کس کو کتنا فائدہ اور نقصان پہنچا سکتی ہیں یہ دیکھنے کی چیز ہوگی۔ ایک اہم بات یہ ہے کہ یہ الیکشن انڈیا الائنس بننے کے بعد ہو رہا ہے۔ لہٰذا ووٹر اس الائنس کو کس نظر سے دیکھتے ہیں اسکا بھی اندازہ ہوگا۔ عام طور پر ریاستی الیکشن زیادہ تر مقامی مدوں پر لڑا جاتا ہے۔ اور جس میں مقامی لیڈرشپ کا رول بہت اہم ہوتا ہے۔ لیکن بی جے پی کی جو وار مشنری ہے وہ اس کو قومی مدا بنا کر لڑتی ہے اور ہر الیکشن میں بی جے پی نریندر مودی کو سامنے رکھ کر ووٹ مانگتی ہے۔ بی جے پی میں اسٹیٹ لیڈرشپ کو اپنی شناخت بنانے کا موقع ہی نہیں ملتا ہے۔ ابھی تک بی جے پی نے کسی بھی ریاست میں اپنا مکھ منتری کسی کو نہیں بنایا ہے۔ مدھیہ پردیش میں شیوراج سنگھ چوہان کے چہرے پر جو مایوسی نظر آتی ہے وہ دیدنی ہے۔ پرائم منسٹر کی ریلیوں میں جس طرح انھیں نظر انداز کیا جا رہا ہے اور ان کو الگ تھلگ رکھنے کی کوشش نظر آتی ہے وہ بی جے پی کیڈر کے لیے حوصلہ شکن ہے۔ ادھر راجستھان میں بھی وسوندھرا راجے کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے بی جے پی کیڈر کے درمیان کئی کیمپ بن گئے ہیں اور بالادستی کی اندرونی جنگ جاری ہے۔ بی جے پی کی ریاستی حکومتوں نے اور اس کی اسٹیٹ لیڈرشپ نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا ہے۔ جس کی وجہ سے بی جے پی قیادت کے خلاف لوگوں میں ناراضگی صاف نظر آتی ہے۔ ریاستی اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کی جانب سے مرکزی وزیروں اور ایم پی کو امیدوار بنانا پارٹی کے اندر اس بے یقینی کو دکھلاتا ہے جس سے اس وقت پارٹی گزر رہی ہے۔ بی جے پی سے کسان اور نوجوان طبقہ ناراض ہے۔ اس وقت بی جے پی سارا زور عورتوں کو اپنی طرف کرنے میں لگا رہی ہے۔ بہار میں کاسٹ سنسس نے بی جے پی کا سارا کھیل بگاڑ دیا ہے۔ او بی سی، آئی بی سی شیڈول کاسٹ اور شیڈول ٹرائبس اپنی آبادی کے حساب سے اپنا حق مانگ رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے بی جے پی کا جو اپر کاسٹ کیڈر ہے اس کو نقصان ہوگا۔ لہٰذا انتخابی نتیجہ کیا ہوگا ابھی سے کچھ کہنا مشکل ہے کیونکہ بی جے پی کی وار مشنری بہت مضبوط ہے۔ پیسہ بہت ہے اور اسے مین ڈیٹ مینی پلولیٹ کرنے اور خریدنے میں مہارت حاصل ہے۔ اور جب کچھ نہیں چلے گا تو ہندو مسلم کا سدابہار مدا ہے۔ جس کا آغاز خود وزیراعظم نے کر دیا ہے۔ اس بار ایک خاص بات یہ ہے کہ مسلمانوں نے سمجھ لیا ہے کہ غیر ضروری ردِعمل ظاہر کرنے سے بی جے پی کو مدد ملتی ہے اس لیے انھوں نے زیادہ تر معاملوں میں خاموش رہنا بہتر سمجھا ہے۔ اس نے بی جے پی کو کند کر دیا ہے۔ ضرورت ہے کہ مسلمان غیر ضروری بیان بازی سے بچیں۔ سیاست میں کب بولنا ہے، کتنا بولنا ہے، کیا بولنا ہے، کیسے بولنا ہے اس کی بڑی اہمیت ہے اور خاموش رہنا بھی سیاسی حکمت عملی کا ایک لازمی حصہ ہے۔ پچھلے نو سال میں جب سے بی جے پی کی حکومت مرکز میں قائم ہوئی ہے۔ بی جے پی کی اعلیٰ قیادت خاص طور سے مودی جی اور شاہ صاحب کو اتنا پریشان کبھی نہیں دیکھا گیا ہے۔ ان کے چہرے سے تھکان اور مایوسی کے آثار صاف جھلک رہے ہیں۔ ان کی تقریروں میں وہ جوش اور خود اعتمادی نظر نہیں آرہی ہے۔ ان کی ریلیوں میں لوگ بھی کم آرہے ہیں۔ نو سال حکومت کرنے کے بعد اور تمام بڑی ریاستوں میں اپنی حکومت بنانے اور چلانے کے بعد بھی وہ ابھی تک منفی سیاست کر رہے ہیں، اپنی حصولیابیوں کا ذکر کرنے سے زیادہ کانگریس حکومت کی ناکامی گنانے میں لگے ہیں۔ مدھیہ پردیش میں ۵۰ منٹ کی تقریر میں انھوں نے پچاس بار گن کر کانگریس کا نام ہے۔ دیکھئے حکومت ہے، طاقت ہے، خزانہ ہے، اختیار ہے تو کچھ نہ کچھ کام تو ہوا ہی لیکن جس حکومت پر لوگوں نے اتنا اعتماد کیا، اتنی طاقت دی، اتنی امید لگائی جب وہ دس سال میں بھی پوری نہیں ہوتی تو لوگوں کا موہ بھنگ ہونا فطری ہے۔ اور وہ ہو رہا ہے۔ میں کوئی سیفولوجسٹ نہیں ہوں اور نہ میں پری پول سروے میں یقین کرتا ہوں اس لیے کہ زیادہ تر یہ کام پہلے سے طے شدہ پروگرام کا حصہ ہوتے ہیں اور یہ بھی انتخابی اسٹریٹجی کا پارٹ ہوتے ہیں۔ اس لیے میں کوئی پیشن گوئی نہیں کر سکتا ہوں تاہم اس بار ہوا کچھ بدلی نظر آرہی ہے۔ اگر ان پانچ ریاستوں میں بی جے پی ہارتی ہے تو یہ پتہ چل جائے گا کہ 2024 میں ہوا کا رخ کیا ہوگا؟

بنی اسرائیل کی تاریخ اور حقیقت اور مسلمانوں کی موجودہ حالت

ابونصر فاروق: رابطہ: 8298104514

(۱) اے بنی اسرائیل! ذرا خیال کرو میری اُس نعمت کا جو میں نے تم کو عطا کی تھی، میرے ساتھ تمہارا جو عہد تھا اُسے تم پورا کرو، تو میرا جو عہد تمہارے ساتھ تھا، اُسے میں پورا کروں اور مجھ ہی سے تم ڈرو۔ اور میں نے جو کتاب بھیجی ہے اُس پر ایمان لاؤ۔ یہ اُس کتاب کی تائید میں ہے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود تھی۔ لہٰذا سب سے پہلے تم ہی اس کے منکر نہ بن جاؤ۔ تھوڑی قیمت پر میری آیات کو بیچ نہ ڈالو۔ اور میرے غضب سے بچو۔ باطل کا رنگ چڑھا کر حق کو مشکوک بنانے کی کوشش نہ کرو۔ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور جو لوگ میرے آگے جھک رہے ہیں اُن کے ساتھ تم بھی جھک جاؤ۔ تم دوسروں کو نیکی کا راستہ اپنانے کو کہتے ہو اور خود کو بھول جاتے ہو۔ حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو۔ کیا تم عقل سے بالکل ہی کام نہیں لیتے؟ (البقرہ: ۴۰، ۴۴) اسرائیل کے معنی ہیں عبداللہ یا بندۂ خدا۔ یہ حضرت یعقوب علیہ السلام کا لقب تھا، جو اُن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا تھا۔ اُن ہی کی نسل یعنی یہود کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔ مدینہ اور اُس کے قریبی علاقہ میں یہودیوں کی بڑی تعداد آباد تھی۔ عرب پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے، لیکن اُن کے مقابلے میں یہودی پڑھنا لکھنا جانتے تھے اس لئے عربوں پر اُن کا علمی رعب تھا۔ اور اُن کے علما اور مشائخ نے اپنی بڑائی کا رعب اور زیادہ بڑھا رکھا تھا۔ ان حالات میں جب نبی ﷺ نے اسلام کی دعوت دینی شروع کی تو فطری طور پر ان پڑھ عرب یہودیوں سے جا کر پوچھتے تھے کہ ہمارے یہاں جو ان حضرت نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے وہ سچا ہے یا جھوٹا۔ وہ نبی ﷺ کو جھوٹا بھی نہیں کہہ سکتے تھے اور اُن کے نبی ہونے کو ماننا بھی نہیں چاہتے تھے۔ اس لئے وہ عربوں کو ایسی باتیں بتاتے تھے جن سے اُن کے دل میں شک و شبہہ اور وسوسہ پیدا ہو جائے۔ یہ کوئی نہ کوئی الزام نبی ﷺ پر چسپاں کر دیتے تھے۔ اُن کے اسی رویے پر اللہ اُن کو تنبیہ کر رہا ہے کہ حق کو دبانے اور چھپانے کی کوشش نہ کرو اور دھوکہ نہ دو۔ نماز اور زکوٰۃ ادا کرنا ہر نبی کی امت میں فرض رہا تھا، مگر یہود اس سے بالکل غافل ہو چکے تھے اور زکوٰۃ دینے کی جگہ سود کھانے لگے تھے۔

(۲) اے بنی اسرائیل یاد کرو میری اُس نعمت کو جس سے میں نے تمہیں نوازا تھا اور اس بات کو کہ میں نے تمہیں دنیا کی ساری قوموں پر فضیلت دی تھی۔ اور ڈرو اُس دن سے جب کوئی کسی کے ذرا کام نہیں آئے گا۔ نہ کسی کی طرف سے سفارش قبول ہوگی، نہ کسی کو فدیہ لے کر چھوڑا جائے گا، اور نہ مجرموں کو کہیں سے مدد مل سکے گی۔ (البقرہ: ۴۷، ۴۸) اس کا مطلب یہ نہیں کہ بنی اسرائیل کو ہمیشہ کے لئے فضیلت دے دی گئی تھی۔ مطلب یہ ہے کہ ایک وقت تھا جب تم کو دنیا کی قوموں پر فضیلت عطا کی گئی تھی۔ فضیلت کی وجہ یہ تھی کہ دوسری قوموں کے مقابلے میں تمہارے پاس علم حق کی دولت تھی جس نے تم کو دنیا کی قوموں کا امام بنا دیا تھا۔ بنی اسرائیل میں بگاڑ اُس وقت شروع ہوا جب آخرت کے عقیدے میں خرابی آ گئی۔ وہ اس غلط فہمی کے شکار ہو گئے کہ وہ تو نبیوں کی اولاد ہیں، قوموں کے امام ہیں، اُن کی بخشش کے لئے یہی بات کافی ہے۔ لیکن آخرت کی کامیابی کا دارومدار انسان کے عمل خیر پر ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ کسی بڑے بزرگ کے خاندان سے تعلق ہونا یا کسی بڑے بزرگ کی سفارش یا پیروی کسی مجرم کو سزا سے نہیں بچا سکے گی۔

(۳) یاد کرو وہ وقت جب ہم نے تم کو فرعونیوں کی غلامی سے نجات بخشی۔ اُنہوں نے تمہیں سخت عذاب میں مبتلا کر رکھا تھا، تمہارے لڑکوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس حالت میں تمہارے رب کی طرف سے تمہاری بڑی آزمائش تھی۔ یاد کرو وہ وقت جب ہم نے سمندر پھاڑ کر تمہارے لئے راستہ بنایا، پھر اس میں سے تمہیں بخیریت گزروا دیا، پھر وہیں تمہاری آنکھوں کے سامنے فرعونیوں کو غرقاب کر دیا۔ (البقرہ: ۴۹، ۵۰) ان احسانات کو یاد دلا کر اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو اُن کی مجرمانہ نافرمانی یاد دلا رہا ہے کہ ہم تو تم پر ایسے احسانات کرتے رہے اور بدلے میں تم شکر و فرماں برداری کرنے کی جگہ بغاوت اور سرکشی کرتے رہے۔ فرعون کے ظلم کو آزمائش اس لئے کہا گیا ہے کہ آزمائش کی اس بھٹی میں تپ کر تم خالص سونا بن کر نکلتے ہو یا پوری طرح کھوٹے ثابت ہوتے ہو۔ اور پھر اس شدید آزمائش سے نجات بھی ایک معجزے کے ذریعہ اللہ نے دلائی۔ ورنہ فرعون کے ظلم سے نجات اور آزادی یہود اپنے بل بوتے پر حاصل نہیں کر سکتے تھے۔

(۴) یاد کرو جب ہم نے موسیٰ کو چالیس دن رات کے لئے (طور پر) بلایا تھا تو اُس کے پیچھے تم بچھڑے کو اپنا معبود بنا بیٹھے۔ اُس وقت تم نے بڑی زیادتی کی تھی، مگر اس پر بھی ہم نے تمہیں معاف کر دیا کہ شاید تم شکر گزار بنو۔ (البقرہ: ۵۱) موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے طور پر بلا کر وہ احکام دیے جن پر عمل کرتے ہوئے خدا پرستی کی زندگی گزارنی تھی، لیکن اس سے پہلے کہ یہ ہدایات ملیں، بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی۔ دراصل بنی اسرائیل فرعون سے نجات پا کر جس جگہ پہنچے تھے وہاں آس پاس میں ایسی قومیں آباد تھیں جو گائے بیل کی پوجا کرتی تھیں۔ اُنہیں کی دیکھا دیکھی انہوں نے بھی گائے کی پوجا شروع کر دی۔

(۵) جن لوگوں کو توراۃ کا حامل بنایا گیا تھا مگر اُنہوں نے اس کا بار نہ اٹھایا، اُن کی مثال اُس گدھے کی سی ہے، جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ اس سے بھی زیادہ بدتر مثال ہے اُن لوگوں کی ہے جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلا دیا ہے، ایسے ظالموں کو اللہ ہدایت نہیں دیا کرتا۔ (۵) ان سے کہو، اے لوگو جو یہودی بن گئے ہو، اگر تمہیں گھمنڈ ہے کہ باقی سب لوگوں کو چھوڑ کر بس تم ہی اللہ کے چہیتے ہو تو موت کی تمنا کرو اگر تم اپنے اس گھمنڈ میں سچے ہو۔ (۶) لیکن یہ ہرگز اس کی تمنا نہیں کریں گے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے جو یہ کر چکے ہیں، اور اللہ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ (۷) ان سے کہو جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تو تمہیں آ کر رہے گی۔ پھر تم اُس کے سامنے پیش کئے جاؤ گے جو پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے، اور وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔ (الجمعۃ: ۵ تا ۸) یہودی جب بالکل ہی گمراہ ہو چکے تھے، پھر بھی مسلمانوں کے مقابلے میں اپنی برتری کے غرور میں مبتلا تھے اُس وقت اُن سے کہا جا رہا ہے کہ تم کو جو مسلمانوں کے ہاتھوں ذلیل ہونا پڑ رہا ہے، اس ذلت کی زندگی سے بہتر ہے کہ تم اللہ سے دعا کرو کہ وہ تمہیں عزت کی موت دے دے تاکہ تم جنت میں جا کر عیش و آرام سے رہ سکو۔ پھر کہا جا رہا ہے کہ وہ ایسا ہرگز نہیں کریں گے اور اس کی وجہ آگے بتائی جا رہی ہے۔ یہودیت کا تعلق حضرت یعقوب علیہ السلام کے چوتھے بیٹے یہوداہ ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی سلطنت جب دو حصوں میں تقسیم ہو گئی تو یہ خاندان اُس ریاست کا مالک بنا جو یہودیہ کے نام سے جانی گئی۔ اور بنی اسرائیل نے اپنی الگ الگ سلطنت قائم کر لی جو سامریہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ پھر اسیریا نے سامریہ کو تباہ و برباد کر دیا اور اسرائیلی قبیلوں کا نام و نشان مٹا دیا۔ اس کے بعد یہوداہ اور بن یامین کی نسل باقی رہ گئی جس پر یہوداہ کے غلبے سے یہ یہود کے نام سے جانے گئے۔ اس نسل کے اندر کاہنوں، ربیوں اور احبار نے اپنے اپنے خیالات اور رجحانات کے مطابق عقائد اور مذہبی رسوم کا ڈھانچہ جو سینکڑوں برسوں میں تیار کیا گیا تھا وہی یہودیت کہلایا۔ ان کا تصور یہ تھا کہ جنت کے حقدار صرف یہی لوگ ہیں۔ چنانچہ قرآن نے دو مقامات پر ان سے کہا کہ اگر ایسا ہے تو تم دنیا میں ذلت و رسوائی کی یہ زندگی کیوں گزار رہے ہو، مر جاؤ تاکہ جنت میں جا کر عیش کی زندگی بسر کرو۔ پھر قرآن ان کی مکاری کی حقیقت کھولتا ہے کہ جو برائیاں ان لوگوں نے کی ہیں اُن کے سبب یہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے۔ یہ ایسے دنیا پرست ہیں کہ ہر ایک ہزار ہزار سال جینے کی تمنا رکھتا ہے۔ خیبر میں یہودیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی اور وہ طاقتور بھی تھے۔ مشرکین اور منافقین کو ملا کر یہ لوگ مسلمانوں کے برابر ہو گئے تھے۔ لیکن ان سبھوں کا غزوۂ خندق اور غزوۂ خیبر میں مسلمانوں سے شکست کھانے کا سبب یہ ہوا کہ اہل ایمان جان دے کر شہادت حاصل کرنے کے لئے جہاد میں حصہ لیتے تھے۔ اور یہودیوں میں سے کوئی بھی مرنا نہیں چاہتا تھا۔ دنیا پرست ہونے کی وجہ سے یہ انتہائی بزدل بھی تھے۔

(۶) آخر کار نوبت یہاں تک پہنچی کہ ذلت و خواری، مسکنت و بدحالی ان پر مسلط ہو گئی اور وہ اللہ کے غضب میں گھر گئے۔ یہ نتیجہ تھا اس کا کہ وہ اللہ کی آیات کا کفر کرنے لگے اور پیغمبروں کو ناحق قتل کرنے لگے۔ یہ نتیجہ تھا ان کی نافرمانیوں کا اور اس بات کا کہ وہ حدود شرع سے نکل نکل جاتے تھے۔ (البقرۃ: ۶۱) سمجھنے کی بات یہ ہے کہ جب بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں شروع کر دیں تو وہ اللہ کی رحمت، برکت، فضل و کرم اور ہر طرح کی نوازش سے محروم کر دیے گئے۔ ذلت اور مسکینی اُن کا مقدر بنا دی گئی۔ اُن کا جرم یہ تھا کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے، پیغمبروں کو ناحق قتل کرتے تھے اور اپنی من مانی کرنے میں کسی حد پر رکتے ہی نہیں تھے اور آسمانی شریعت کا اُن کو ذرا پاس و لحاظ نہیں تھا۔ قرآنی آیات کے حوالے سے یہ مستند معلومات اس لئے آپ کی خدمت میں پیش کی گئی ہیں کہ آپ جائزہ لیں کہ آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی آمد سے پہلے دنیا میں بنی اسرائیل (یہودی) دنیا کی قوموں کے امام تھے۔ لیکن آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی آمد کے بعد یہ فضیلت اہل اسلام کو دے دی گئی اور ابتدا میں بیت المقدس جو نماز کا قبلہ تھا اُس کی جگہ پر خانہ کعبہ کو مسلمانوں کا قبلہ بنا دیا گیا۔ یعنی یہ اس بات کا اعلان تھا کہ اب امامت بنی اسرائیل کی نہیں رہی امامت حضرت محمد ﷺ کو اور اُن کی امت کو دے دی گئی۔ اور پھر آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی امت کو ایسا عروج حاصل ہوا کہ تیس سال تک خلافت راشدہ کا قیام قیامت تک آنے والی دنیا کے لئے عدل و انصاف، مساوات، ہمدردی و خیر خواہی اور دنیاوی ترقی والی بے مثال حکومت اور حکمرانی تاریخ کا چمکتا باب بن گئی۔ خلافت کے خاتمے کے بعد جب بادشاہت کا دور آیا تب بھی ہزاروں سال تک دنیا میں اہل اسلام کا رعب اور دبدبہ باقی رہا۔ لیکن جب مسلمان بنی اسرائیل یعنی یہودیوں کے نقش قدم پر چلنے لگے تو آج ان کے ساتھ بھی وہی ہو رہا ہے جو یہودیوں کے ساتھ ایک زمانے میں ہوا تھا۔ دنیا بھر کے مسلمان جیسی اور جتنی بھی تدبیر اور کوشش چاہیں کر لیں، جب تک یہ اپنے گناہوں سے توبہ نہیں کریں گے، شریعت اسلامی کے پابند نہیں بنیں گے، یہ پوری دنیا میں اُسی طرح کوٹے اور پیٹے جاتے رہیں گے جیسے یہودیوں کے ساتھ ہوا تھا۔ مسلمانوں کے ہاتھوں یہودیوں کو جو ذلت اور تباہی و بربادی کا سامنا کرنا پڑا تھا وہ اُس کو بھولے نہیں ہیں۔ آج جب کہ دنیا کا سپر پاور ان کا ساتھی ہے تو وہ مسلمانوں سے چن چن کر بدلے لے رہے ہیں۔ یہ بھی اللہ کی شان ہے کہ ازرائیل کے مقابلے میں معمولی حیثیت رکھنے والے فلسطینی اُن کا مقابلہ کر رہے ہیں اور اُن کے چھکے چھڑا رہے ہیں۔ بنی اسرائیل اور یہودیوں کی اوپر جو تاریخ بتائی گئی کیا اُس سے کچھ بھی الگ ان ہندوستانی مسلمانوں کا حال ہے۔ صرف جھوٹی امیدوں، امنگوں اور بے روح دعاؤں کے سہارے یہ اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ اپنی اصلاح کرنے، اللہ کا محبوب بندہ بننے کی جگہ دن گن رہے ہیں کہ کب دجال آئے گا اور کب حضرت مہدی آئیں گے اور پھر مسلمانوں کو کب عروج نصیب ہوگا۔ ان احمقوں کو یہ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ وہ جو کچھ بھی ہوگا ہندوستان میں نہیں ہوگا، اُسی علاقہ میں ہوگا جہاں ابھی خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ عربوں کا معاملہ الگ ہے اور ہندوستانی مسلمانوں کا معاملہ الگ ہے۔ آزادی کے بعد کی تاریخ کا جائزہ لیجئے، مسلمانوں کے مذہبی، سیاسی اور سماجی رہبروں نے اپنی ملت کی فلاح و بہبود کے لئے کون سا کام کیا ہے جس کا ذکر کیا جائے اور اُنہیں مبارک باد دی جائے؟ یہ سب کے سب صرف اپنی دنیا بنانے اور چمکانے میں لگے ہیں۔ ملت اور انسانیت سے ان کا دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ ہمارے بزرگوں اور خیر خواہوں نے اتنی جائیداد یں مسلم عوام کے لئے وقف کی ہیں کہ اگر صرف اُن کا بندوبست ٹھیک سے کر لیا جائے تو مسلمانوں کی روزی روٹی کا مسئلہ عزت آبرو کے ساتھ حل ہو جائے گا۔ لیکن ایسا کرنے کی جگہ مسلمانوں کے لئے بنائے گئے سرکاری اور غیر سرکاری ادارے وقف کی ان جائیدادوں کی لوٹ کھسوٹ میں لگے ہوئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ میری ان تحریروں سے عام ملت کا دل دماغ بدلنے والا نہیں ہے۔ لیکن اللہ کے ایسے نیک بندے ابھی دنیا میں موجود ہیں جو میرے ان مضامین کو شوق سے پڑھتے ہیں اور گھپ اندھیرے میں ان مضامین سے اُن کو روشنی ملتی ہے۔ میں بھی اپنی کمزور بساط کے ساتھ اس کارِ خیر کو جہاد سمجھ کر اس میں مصروف ہوں۔ اس کام سے مجھے نہ کوئی دنیاوی فائدہ مل رہا ہے اور نہ میں کوئی دنیاوی فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ میں تو اس جہاد میں اس لئے مصروف ہوں کہ میرا خدا مجھ سے راضی ہو جائے اور محشر کا حساب و کتاب میرے لئے آسان کر دے۔

غزہ: کئی چہرے بے نقاب ہوگئے!...

اعظم شہاب

غزہ پر اسرائیل کی وحشیانہ بمباری نے مغربی ممالک کے چہرے سے انسانی حقوق کی پاسداری کا وہ نقاب نوچ کر پھینک دیا جس کے حوالے سے وہ پوری دنیا کو انسانیت کا درس دیتے نہیں تھکتے تھے۔ یوں تو پہلے سے بھی ان سے ایسی کوئی توقع نہیں تھی کہ وہ اسرائیل کی مرضی کے خلاف جائیں گے، کیونکہ سلامتی کونسل میں وہ اپنا رنگ دکھا چکے تھے، لیکن جنرل اسمبلی میں اردن کی جانب سے پیش کی جانے والی انسانی بنیادوں پر جنگ بندی کی قرارداد منظور کرنے میں بھی وہ منہ کے بل گر پڑے۔ جن لوگوں کے نزدیک انسانی جانوں کو بچانے سے زیادہ یہ اہم ہو جائے کہ وہ جنہیں دہشت گرد یا ظالم تصور کر رہے ہیں، قرارداد میں ان کی مذمت کی جائے، تو ان کی انسانیت نوازی کی حقیقت کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ جنرل اسمبلی میں 120 ممالک نے قرارداد منظور کی، 14 ممالک نے مخالفت کی، جبکہ 45 غیر حاضر رہے۔ جنہوں نے حمایت یا مخالفت میں ووٹ دیا ان کا موقف تو پوری دنیا کے سامنے کھل کر آ گیا ہے، لیکن جو غیر حاضر رہ کر ووٹنگ کے عمل میں حصہ ہی نہیں لیا، انہوں نے پوری دنیا کے سامنے اپنے ہاتھوں ہی اپنی رسوائی کا سامان کر لیا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ غیر حاضر رہنے والے ان ممالک کے اندر اتنی بھی اخلاقی جرأت نہیں ہے کہ وہ اعلانیہ اپنے موقف کا اظہار ہی کر سکیں۔ گویا اگر یہ جنگ بندی کی حمایت میں ووٹ دیتے تو امریکہ ناراض ہو جاتا اور اگر مخالفت میں جاتے تو ان ممالک کی ناراضگی کا خدشہ تھا جن سے ان کے کاروباری یا دیگر تعلقات ہیں۔ لہٰذا انہوں نے غیر حاضر رہنے میں ہی اپنی عافیت سمجھی۔ شاید ایسی ہی صورت حال کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ 'باغباں بھی خوش رہے، راضی رہے صیاد بھی'۔ ایسے ہی ملکوں میں ہمارا وطن عزیز بھی شامل ہے جو اتنی بھی اخلاقی جرأت کا مظاہرہ نہیں کر سکا کہ انسانی بنیادوں پر جنگ بندی کی حمایت میں ووٹ ہی دے سکے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ووٹنگ سے یہ غیر حاضری ہمارے ان پردھان سیوک صاحب کی حکومت کے ذریعے ہوئی ہے جن کے ایک فون کال سے روس و یوکرین کے درمیان کی جنگ رک سکتی ہے (کم از کم ان کی پارٹی کے لوگوں کا تو یہی دعویٰ ہے)۔ یوں بھی ان کی قائدانہ لیاقت ملک کی سرحدوں سے بہت دور نکل چکی ہے، اور وہ خود کو وشو گرو قرار دے چکے ہیں۔ ایسے میں یہ سوال پیدا ہونا لازمی ہے کہ پھر کیا وجہ تھی کہ ہماری حکومت ووٹنگ کے عمل میں شریک ہو کر اپنا موقف تک واضح نہیں کر سکی؟ اگر ہم بھی جنگ بندی کی مخالفت کرنے والے ان 14 ممالک کے ساتھ شامل ہو جاتے تو بھلا کوئی ہمارا کیا بگاڑ سکتا تھا؟ یوں بھی مخالفت کرنے والے بیشتر ممالک ہمارے جی 20 کے ساتھی ہی ہیں۔ یہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ یہ ہمارے پردھان سیوک ہی تھے جنہوں نے 7 اکتوبر کو غزہ-اسرائیل جنگ شروع ہوتے ہی اسرائیل کی حمایت میں اوندھے منہ گر گئے تھے۔ اس وقت انہوں نے وزارت خارجہ کے موقف کا بھی انتظار نہیں کیا تھا۔ یہی وجہ رہی کہ ان کے ذریعے اسرائیل کی حمایت کی جم کر تنقید ہوئی تھی اور سوشل میڈیا پر آنجہانی اٹل بہاری واجپئی کی فلسطین و اسرائیل سے متعلق پارلیمنٹ تقریر خوب وائرل ہوئی تھی۔ لیکن پردھان سیوک صاحب کے ذریعے اسرائیل کی حمایت سے کم از کم یہ تو ضرور ہوا تھا کہ غزہ و اسرائیل سے متعلق ہماری حکومت کا موقف کھل کر دنیا کے سامنے آ گیا تھا۔ بھلے ہی اس موقف کی بنیاد مسلم مخالفت رہی ہو اور اس کا مقصد پولرائزیشن کی سیاست رہا ہو۔ فلسطین کی حمایت کا وزارتِ خارجہ کا موقف سامنے آنے کے بعد جب ہندوستان کی جانب سے غزہ کے لوگوں کے لیے امداد روانہ کی گئی تو یہ سمجھا جانے لگا کہ ہمارا ملک بھی غزہ و اسرائیل کے درمیان جنگ بندی چاہتا ہے۔ لیکن جنگ بندی کی ووٹنگ سے غیر حاضر ہو کر ہندوستان نے یہ بتا دیا کہ وہ نہ تو امریکہ کے خلاف جا سکتا ہے اور نہ ہی کھل کر اس کی حمایت ہی کر سکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ بڑی مشکلوں سے پردھان سیوک 'اب کی بار ٹرمپ سرکار' کے اثر سے باہر آئے ہیں اور پھر ایسے میں اگر وہ امریکہ خلاف جا کر جنگ بندی کے حق میں ووٹ دیتے تو بائیڈن ایک بار پھر ناراض ہو جاتے۔ اس کے برخلاف اگر جنگ بندی کی مخالفت کرتے تو 120 ممالک بشمول عرب ممالک کے ناراض ہو جانے کا خدشہ تھا۔ یوں بھی قطر نے ہندوستان کے 8 سابق بحریہ کے لوگوں کو سزائے موت سنا کر وشو گرو صاحب کے عالمی قائدانہ حیثیت کی مٹی پلید کر دی ہے۔ کانگریس کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے جنگ بندی کے ووٹنگ سے ہندوستان کے غیر حاضر رہنے پر جو باتیں کہی ہیں، وہ ایک جانب اگر ہندوستان کے موقف کی وضاحت ہے تو دوسری جانب حکومت کے منہ پر ایک طمانچہ بھی ہے۔ پرینکا گاندھی نے کہا کہ ''غزہ میں انسانیت کے ہر قانون کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں، لاکھوں لوگوں کے لیے خوراک، پانی، طبی سامان، مواصلات اور بجلی منقطع کر دی گئی ہے اور فلسطین میں ہزاروں مرد، عورتیں اور بچے تباہ ہو رہے ہیں۔ اس معاملہ پر ایک موقف اختیار کرنے سے انکار کرنا اور ہر اس چیز کے خلاف جس کے لیے ہمارا ملک بحیثیت قوم کھڑا رہا، خاموش تماشائی بنے رہنا ناقابل قبول ہے۔'' ''ہندوستانی حکومت کوئی بھی موقف اختیار کرنے سے گریز کر رہی ہے اور خاموشی سے ہر قانون کی خلاف ورزی کو دیکھ رہی ہے۔ فلسطین میں انسانیت کو تباہ کیا جا رہا ہے، یہ ان اقدار کے خلاف ہے جن پر ہمارا ملک قائم رہا ہے۔'' سچائی یہ ہے کہ غزہ پر اسرائیلی بمباری اور معصوموں کے قتل عام نے ان تمام ممالک کے سربراہان کو بے نقاب کر دیا ہے جن کے نزدیک انسانی جانوں سے زیادہ اہم ان کا اپنا سیاسی و علاقائی مفاد ہے۔ اردن کی جانب سے پیش کی گئی جنگ بندی کی قرارداد کی مخالفت یا ووٹنگ سے غیر حاضر رہنے والے ممالک نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان کی انسانیت، آزادی، حقوق و مساوات کی تمام باتیں جھوٹ کا ایک پلندہ ہیں۔ یہ تمام لوگ گونگے، بہرے اور اندھے ہو چکے ہیں جنہیں اسرائیل کی درندگی اور غزہ کے لوگوں کی مظلومیت نظر نہیں آ رہی ہے۔ جنگ بندی کے خلاف ووٹ دینے والے یا نیوٹرل رہنے والے اگر اس قدر ایکسرسائز کے بجائے صرف غیر جانبدار ہی ہو جائیں تو غزہ کے حریت پسند اسرائیل کو نہ صرف جنگ بندی پر مجبور کر سکتے ہیں بلکہ اپنے شرائط پر اسے گھٹنے پر بھی لا سکتے ہیں۔ لیکن انسانی حقوق کے دعویدار یہ نوکیلے دانتوں والے لوگ بھلا ایسا کب ہونے دیں گے؟

میرا گناہ یہ ہے کہ میں ایک عورت ہوں

موٹر وے زیادتی کیس، زینب قتل کیس اور نور مقدم کا بہیمانہ قتل جیسے تشویشناک واقعات بحیثیت قوم ہمارے لیے نہ صرف شرمناک ہیں بلکہ اس قوم کی مجموعی سوچ اور طرز عمل پر ایک سوالیہ نشان بھی ہیں۔ سلمیٰ وانا بازار کے جنوبی طرف واقع دینی مدرسے کی طالبہ ہے۔ عمر 14 سال ہے اور ایک سال پہلے اس کی شادی 28 سالہ ابوذر سے کر دی گئی تھی۔ مدرسے میں وہ دل لگا کر پڑھتی ہے اور خوش رہتی ہے۔ کتابیں پڑھنے کے شوق نے اس کو اچھی خاصی اردو سکھا دی ہے اور اساتذہ جب اس سے سبق پڑھواتے ہیں تو کچھ حاصل کرنے کی ایک معصوم سی خوشی اس کے چہرے پر آجاتی ہے۔ چھٹی کے بعد گھر جاتے ہوئے پریشانی اسے گھیر لیتی ہے۔ گھر کے سب کام اچھی طرح سرانجام دینے کی کوشش کے باوجود اس سے کوئی نہ کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو اسے ساس اور شوہر سے بری طرح ڈانٹ پڑتی ہے۔ کچھ دنوں سے اس کے شوہر اور سسر میں ان بن ہو رہی تھی۔ اس کے شوہر نے جائیداد کے بٹوارے کا مطالبہ کیا تھا جو کہ اس کے سسر کو بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔ آج جب وہ مدرسے میں تھی تو اس کے سسر بہرام خان کی اپنے بیٹے سے پھر بحث ہو گئی۔ بہرام خان نے ابوذر کو جائیداد سے عاق کرنے کی دھمکی دے دی۔ ابوذر غصے سے بے حال ہو رہا تھا اور اچانک ایک فیصلہ کن لہجے میں کہنے لگا، 'مجھے جائیداد میں سے میرا حصہ آج ہی دینا ہوگا ورنہ میں سلمیٰ کو طلاق دیتا ہوں'۔ سلمیٰ گھر کے قریب پہنچی تو اپنی دو پھوپھیوں کو اپنے میکے کی طرف سے آتے دیکھا۔ ان کو سلام کر کے وہ گھر کے اندر قدم رکھنے ہی لگی تھی کہ ایک پھوپھی نے اس کے سر پر ایک بڑی سی چادر ڈال دی اور کہا 'بیٹی اب یہ تمہارا گھر نہیں رہا۔ چلو، اپنے ابو کے گھر چلو'۔ وزیرستان اور دیگر قبائلی علاقے جو پہلے وفاق کے زیر انتظام تھے اور فرنٹیئر کرائمز ریگولیشنز کے سائے تلے علاقہ غیر کی حیثیت رکھتے تھے، اب خیبر پختونخواہ کے قبائلی اضلاع کہلاتے ہیں۔ لڑکیوں کی تعلیم بہت کم ہے اور عورت کا وجود گھر اور کھیتی تک محدود ہے۔ پورے وانا بازار میں عورت صرف ہسپتال یا ٹیکسی اسٹینڈ پر نظر آجائے تو آجائے ورنہ ایسا لگتا ہے کہ یہ صرف مردوں کا معاشرہ ہے۔ جمشید ایک کرکٹر اور شکاری تھا۔ دہشت گردی کی لہر اٹھی تو اس نے بھی ایک گروہ کا حصہ بننا بہتر سمجھا اور اس دوران دو چار لوگوں کو مارنے میں ملوث رہا۔ اس نے دو شادیاں کی تھیں اور انہی بیویوں، ایک بیوہ بہن، اور ماں باپ کے ساتھ رہتا تھا۔ جن بندوں کو مارنے میں اس کا ہاتھ تھا، ان کے خاندان سے کسی بندے نے اس کو ایک دن بازار میں قتل کر دیا تھا۔ ادلے کا بدلہ اصول کے تحت سب چپ ہو رہے۔ آٹھ دس سال گزرے تو اس کے مقتولین میں سے ایک کا بیٹا سلطان ایک دن اپنے دوستوں کے ساتھ کرکٹ کھیل رہا تھا تو ایک دوست سے کسی بات پر جھگڑا ہو گیا۔ اس دوست نے بغیر سوچے اس کو طعنہ دیا کہ تم تو اتنے بے غیرت ہو کہ جس بندے نے تمہارے باپ کو مارا تھا، اس کا باپ خود کھلا گھوم رہا ہے اور اپنے خاندان کے ساتھ خوش ہے۔ سلطان کو یہ بات بہت بری لگی، دو تین دن لگاتار سوچتا رہا۔ چوتھے دن اپنے ابا کی پرانی کلاشنکوف نکالی اور جا کر جمشید کے ابو کو اس کے کھیت میں دو گولیاں مار کر آ گیا۔ جمشید کا بوڑھا باپ موقعے پر ہی مر گیا اور اس کی لاش پڑوسیوں نے دفنا دی۔ شام کے وقت اس کے گھر میں چار بیوہ عورتیں ایک ساتھ بیٹھ کر روتی رہیں۔ انہوں نے کبھی اسکول کا منہ نہیں دیکھا تھا نہ ہی اپنے لیے کمانا سیکھا تھا اور کسی مرد کے بغیر گھر سے باہر نکلنا بھی ان کے لیے ممکن نہ تھا لیکن اب گھر میں کسی بھی مرد کی غیر موجودگی اور مستقبل کا خوف ان کی اذیت میں مزید اضافہ کر رہا تھا۔ الیہ سندھ کے علاقے گھوٹکی کے ایک چھوٹے گاؤں سے تعلق رکھتی ہے اور چوتھی کلاس میں پڑھتی ہے۔ اس کے گھر میں آج جشن کا سا سماں ہے کیونکہ گھر میں گائے کا بچھڑا پیدا ہونے والا ہے۔ اس کا بڑا بھائی زور زور سے اپنا اردو کا سبق یاد کر رہا ہے، 'ہم لوگ اپنی عورتوں کی بہت عزت کرتے ہیں اور ان کو اپنے گھر پر ہی کما کر کھلاتے ہیں۔'' چھوٹے بچے گائے کے آس پاس گھیرا لگائے کھیل رہے ہیں۔ ان میں یہ بحث ہو رہی ہے کہ گائے کا بچھڑا نر ہوگا کہ مادہ۔ عالیہ نے دور سے آواز دی، 'میری دعا ہے کہ گائے کا لڑکا ہو جائے۔ لڑکی نہ ہو ورنہ وہ اسکول نہیں جا سکے گی۔'' راولپنڈی شہر سے تیس چالیس کلومیٹر دور واقع ایک چھوٹے سے گاؤں سہال کی رابعیہ روزانہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ کالج جاتے ہوئے انہیں نت نئی کہانیاں سناتی ہے جو اس نے خواتین ڈائجسٹ میں پڑھی ہوتی ہیں۔ اسے کہانیاں پڑھنے کا بہت شوق ہے مگر وہ یہ کہانیاں اپنے گھر والوں سے چھپ کر اپنے ایک چچا زاد احمد سے منگواتی ہے۔ گھر میں ہر تیسرے چوتھے دن اس کے بڑے بھائی عبداللہ کی ابا سے اس بات پر تکرار ہوتی ہے کہ رابعیہ کو کالج بھیجنے کی بجائے جلد از جلد اسے بیاہ کر رخصت کیا جائے کیونکہ اب وہ جوان ہو گئی ہے۔ ایک دن جب رابعیہ کالج سے گھر نہیں آتی تو اس کے والدین بہت پریشان ہوتے ہیں۔ سارا دن گزر جانے کے بعد بھی رابعیہ کا کچھ اتا پتا نہیں چلتا۔ شام میں اچانک جب گھر کا دروازہ کھڑاک سے کھلتا ہے تو عبداللہ چیختا چلاتا غصے میں لال پیلا ہوتا ہوا اندر آتا ہے۔ ''میں نے کہا تھا ناں لڑکیوں کو تعلیم نہ دو۔ اب دیکھ لیا انجام! ناک کٹوا کے چلی گئی پورے خاندان میں۔ میں اس خبیث کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔'' اس واقعے کو کئی مہینے گزر گئے۔ آج رابعیہ شادی کے بعد پہلی مرتبہ اپنے گھر والوں سے ملنے جا رہی ہے اور خوشی سے پھولے نہیں سما رہی کہ اس کے گھر والوں نے اسے معاف کر دیا اور اس کی شادی کو قبول کر لیا۔ وہ اپنے شوہر احمد اور اپنے سسر کرم دین کے ہمراہ اپنے میکے روانہ ہوتی ہے۔ گھر کے قریب پہنچتے ہی اماں سے ملنے کا خیال اسے آبدیدہ کر دیتا ہے۔ اتنے میں سامنے سے اس کا بھائی عبداللہ نکلتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں پستول ہے۔ وہ دو گولیاں بہن کے اور دو بہنوئی کے سر میں مارتا ہے اور وہ دونوں موقع پر ہی جاں بحق ہو جاتے ہیں۔ پورے محلے میں شور بپا ہے۔ رابعیہ کا بے جان جسم گھر سے چند قدم دور پڑا اپنے عورت ہونے پر بین کر رہا ہے اور ساتھ ہی عبداللہ کی آواز گونج رہی ہے، 'میں نے کہا تھا ناں عورت کو تعلیم نہ دو۔ یہ ناک کٹوائے گی۔'' اریشہ اپنے والدین اور تین بھائیوں سمیت مظفر گڑھ کی تحصیل علی پور کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں رہتی ہے۔ اس کا اسکول گھر سے دس کلومیٹر دور ہے اور روز اپنے بھائی قاسم کے ساتھ سائیکل پر اسکول جاتی ہے۔ اسے سائنس کی کلاس میں بہت مزہ آتا ہے۔ اس کی استانی پیار سے اسے 'منی آئن اسٹائن' کہتی ہے۔ وہ بھی بڑے ہو کر سائنسدان بننا چاہتی ہے۔ ایک دن جب وہ اسکول سے گھر لوٹی تو گھر پہ مہمان آئے ہوئے تھے اور کافی شور شرابا اور ہلچل تھی۔ اس کی اماں نے جلدی سے اس کا بستہ ہاتھ سے چھین کر دوسری طرف پھینکا اور اسے نئے کپڑے پہنانے لگی۔ وہ پوچھتی رہی کہ اماں کیوں تیار کر رہی ہوئی کون آ رہا ہے، مگر اس کی ماں آج معمول کے برعکس بے حد خاموش اور پریشان دکھائی دی۔ اچانک ابا کی آواز آئی کہ مولوی صاحب آ گئے ہیں۔ اریشہ کو جلدی بھیجو۔ اس کو بیٹھک میں بٹھا دیا گیا۔ وہ حیرت سے کبھی مولوی کو، کبھی اپنے باپ کو اور کبھی اس ادھیڑ عمر شخص کو دیکھتی ہے جو بار بار اسے گھور رہا ہے۔ مولوی کچھ عجیب و غریب سوال کر رہا ہے اور اس کا باپ اس کے کان میں بولتا ہے کہ بیٹی بولو 'قبول ہے'۔'' وہ باپ کی بات مٹھو توتے کی طرح فرفر دہرا دیتی ہے۔ دالان میں لوگ بیٹھے چہ منگوئیاں کر رہے ہیں کہ باپ نے بیٹی کا سودا کر دیا۔ قرض نہیں چکا سکا تو بچی کو بھینٹ چڑھا دیا۔ 'اف خدایا، کیا ظلم کر دیا بچی پہ'۔'' اریشہ کو ان باتوں سے کوئی سروکار نہیں ہے وہ آج اس بات پر خوش ہے کہ کئی دن بعد آج اسے مٹھائی کھانے کو مل رہی ہے۔ اس نے برفی آدھی کھا کر سامنے رکھی پلیٹ سے ایک گلاب جامن اٹھایا اور جلدی سے منہ میں ڈال کر صحن میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ برف پانی کھیلنے لگی۔ اعداد و شمار کی بات کریں تو مایوسی اور افسوس کی وجہ صاف ظاہر ہو جاتی ہے۔ ورلڈ اکنامک فورم (ڈبلیو ای ایف) کی 'گلوبل جینڈر گیپ رپورٹ 2023ء' میں پاکستان کو 146 ممالک میں سے 142 ویں درجے پر رکھا گیا ہے اور پاکستان سے نیچے صرف ایران، الجزائر، چاڈ اور افغانستان ہیں جبکہ 2022ء میں پاکستان 146 میں سے 145 ویں نمبر پہ تھا۔ اگر ہم اپنے ہمسایہ ممالک بھارت اور بنگلہ دیش کو دیکھتے ہیں تو انہوں نے جینڈر گیپ پر قابو پانے کے لیے کافی اقدامات کیے ہیں، انڈیا کا نمبر 135 سے 127 پر آچکا ہے جبکہ بنگلہ دیش 59 نمبر پر ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ خواتین کے مسائل پر توجہ دیں۔ انہیں ان کے بنیادی حقوق دیں اور ان پر ہونے والے ظلم و جبر کا خاتمہ کریں۔ تب ہی ہم بھی اپنے ملک کو ایک بہتر مستقبل کی راہ پر ڈال سکیں گے ورنہ یہ صورتحال مزید خراب ہوگی۔ مذکورہ بالا تمام واقعات کبھی کبھار رونما ہونے والی خلاف معمول کہانیاں نہیں، بلکہ یہ ہمارے معاشرے میں بار بار دہرائے جانے والے واقعات ہیں۔ علاقہ کوئی بھی ہو، اور قوم کہیں کی بھی ہو، ہم سب خواتین کے معاملے میں بے حسی پہ متفق اور منافقت پہ تلے ہوئے ہیں۔ ہمیں بیٹیوں اور بہنوں سے پیار ہے لیکن رسم و رواج اور معاشرتی قیود کے اندر۔ ان کی تعلیم کا خیال ہے لیکن جب تک گھر کے افراد اور پڑوسیوں رشتہ داروں کو اعتراض نہ ہو۔ ہم اپنے گھر کی لڑکیوں اور عورتوں پہ اعتبار نہیں کر پاتے اور نہ انہیں ایک مکمل فرد سمجھتے ہوئے ان کو زندگی کا حق دے پاتے ہیں۔ حالات بہتری کی طرف بھی جاتے دکھائی دیتے ہیں کبھی کبھی لیکن وہ جذبہ اور وہ سچائی مفقود ہے کہ جس سے برملا سوچ اور رویے کی تبدیلی کا احساس ہوتا ہو۔

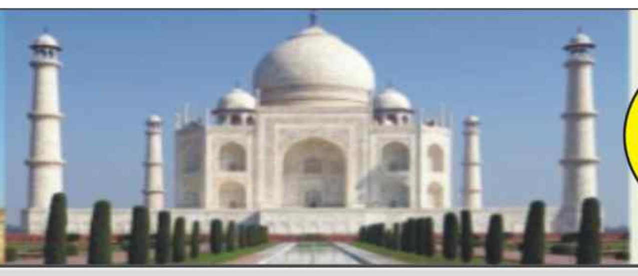

اوسہ ضلع لاتور میں جمعیۃ علماء کا عظیم الشان جلسہ اصلاح معاشرہ وسیرۃ النبی ﷺ کا انعقاد

جس معاشرے سے حیاء رخصت ہوجائے وہ برائیوں کا اڈہ بن جاتا ہے: علماء کرام کا اظہار خیال

لاتور: 3 ر نومبر (پریس ریلیز) حیاء اسلام کا ایک اہم شعبہ ہے جس معاشرے سے حیاء رخصت ہوجائے وہ برائیوں کا اڈہ بن جاتا ہے، ارتداد کے بڑھتے خطرات اور ہمارے نوجوانوں کی گناہوں کے دلدل میں غرق ہوتی زندگیاں اس بات کا تقاضہ کررہی ہیں کہ منکرات کو جہاں جیسے روکنے کی قدرت ہو اس کے مطابق کوشش کریں مداہنت سے ہرگز کام نہ لیں۔ ان خیالات کا اظہار اجلاس کے مہمان خصوصی حضرت مولانا عبد القوی صاحب ناظم ادارہ اشرف العلوم وصدر جمعیۃ علماء حیدرآباد نے کلچر ہال اوسہ ضلع لاتور میں منعقدہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ اور اصلاح معاشرہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا موصوف نے انتہائی فکرانگیز خطاب میں مسلم نوجوانوں میں بڑھ رہی بے راہ روی اور مسلم بچیوں میں پھیلتے ہوئے ارتداد کے اسباب اور ان کے حل پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مسلمان اپنے بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کی فکر کریں اور اپنے اور اپنی نسلوں کے دین وایمان کے تحفظ کے لیے جدو جہد کریں۔ اس موقع پر صدر اجلاس مولانا قاری شمس الحق قاسمی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مرہٹواڑہ) نے اصلاح معاشرہ وسیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت وافادیت اور ضرورت پر گفتگو کرتے ہوئے معاشرے کی اچھائیوں کے لئے کوشش کرنے، شادیوں میں فضول خرچی سے بچنے، نکاح کو سادہ اور آسان بنانے کی طرف شرکاء کی توجہ مبذول کرائی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر کی نگرانی میں صوبائی صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کی ہدایت کے مطابق صوبے بھر میں چلائی جارہی اصلاح معاشرہ مہم کے طریقہ کار اور اس سے ہونے والے فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالات میں اصلاح معاشرہ کو تحریک بنانا وقت کا عین تقاضہ ہے۔ اجلاس کا آغاز حافظ محمد یحیٰ صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا، قاری محمد رفیق صاحب سراجی نے نعت پاک پیش کی، مولانا محمد امجد صاحب (صدر جمعیۃ علماء تعلقہ اوسہ ضلع لاتور) نے مہمان علماء کرام اور شرکاء اجلاس کا خیر مقدم کرتے ہوئے تمہیدی گفتگو فرمائی، مولانا شاہ صاحب نے اجلاس کی نظامت کا فریضہ انجام دیا، اس پروگرام میں علاقے کے علماء کرام ائمہ مساجد سمیت شرکاء اجلاس کی بڑی تعداد شریک تھی، مولانا عبد القوی صاحب کی دعاء پر اجلاس کا اختتام عمل میں آیا۔ شہر کے نوجوانوں اور کارکنان نے اجلاس کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

چین میں، بے روزگاری میں اضافہ، ہاسٹل ملازمت کے متلاشی نوجوانوں کے لیے پناہ گاہ بن گئے ہیں

بیجنگ۔ 3 ر نومبر۔ ایم این این۔ چونکہ چین کی نوجوان آبادی میں بے روزگاری ریکارڈ بلندیوں کو چھو رہی ہے، بڑے شہروں میں ملازمت کے مواقع تلاش کرنے والوں کے لیے ہاسٹل پناہ گاہیں بن گئے ہیں۔ چونکہ چین میں ملازمت کے متلاشی نوجوان ریکارڈ بلند بے روزگاری کی شرح سے نبرد آزما ہیں، ہاسٹل ان کے جانے کی منزل کے طور پر ابھرے ہیں۔ یہ بجٹ رہائش ان لوگوں کے لیے عارضی پناہ گاہوں کے طور پر کام کرتی ہے جو بڑے شہروں میں مسابقتی جاب مارکیٹ میں تشریف لے جاتے ہیں، انٹرویوز کے درمیان دوبارہ گروپ بنانے، نیٹ ورکنگ ایونٹس کے لیے حکمت عملی بنانے، اور لاتعداد ریزیومے بھیجنے کے لیے جگہ فراہم کرتے ہیں۔ ہاسٹل چین کے نوجوانوں کی پریشانیوں، امیدوں، مایوسیوں اور عزائم کے لیے پگھلنے والے برتن بن گئے ہیں، یہ سب کچھ ایک رات میں صرف چند ڈالر میں دستیاب سستی بنک بیڈز کی حدود میں ہے۔ نیویارک ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق چینی معیشت کی سست روی کے ساتھ، ملازمتوں کا مقابلہ اور بھی شدید ہو گیا ہے۔ شہری علاقوں میں، جون میں 16 سے 24 سال کی عمر کے افراد میں بے روزگاری 21.3 فیصد کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی، حالانکہ حکومت نے اس طرح کے اعداد وشمار کو شائع کرنا بند کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ کچھ نوجوان افراد جو روزگار حاصل کرنے کے لئے کافی خوش قسمت ہیں وہ خود کو کم تنخواہ والی ملازمتوں میں پھنسے ہوئے پاتے ہیں، طویل مدتی لیز کے متحمل نہیں ہوتے ہیں یا اچانک برطرفی کے خوف میں رہتے ہیں۔ شنگھائی کے مرکز میں یوتھ ہاسٹل کے اندر، ماحول ہیئر ڈرائر، بلینڈر، اور مسالیدار انسٹنٹ نوڈلز کی معطر مہک کا مجموعہ ہے۔ اس طرح کے سوالات چین کے ہاسٹلز میں گونجتے ہیں، جہاں نئے آنے والے افراد آن لائن جاب کی فہرستوں کو براؤز کرتے ہیں جبکہ دیوار کے نقشوں سے گھرا ہوا ہے جس میں شنگھائی کے مشہور سوپ ڈمپلنگ کے بہترین مقامات کو نمایاں کیا گیا ہے۔ مقامی کامیڈی شوز کی تشہیر کرنے والے پوسٹروں پر اکثر کسی کا دھیان نہیں جاتا کیونکہ حال ہی میں فارغ التحصیل افراد مشکلات کے باوجود مشورے اور راحت کے لیے اپنے والدین سے رابطہ کرتے ہیں۔ امید مند مہمانوں کی آمد اکثر بڑی توقعات کے ساتھ آتی ہے۔ یی، مرکزی صوبے ہنان سے شنگھائی کے اپنے پہلے دورے پر، ہفتے کے لیے کئی انٹرویوز کے ساتھ پہنچے اور ہفتے کے آخر میں شہر کی سیر کی۔ تاہم، سوموار کی شام تک، اس کا ایک انٹرویو منٹوں میں ختم ہوگیا اور دوسرا اس کے بعد مسترد ہوگیا۔ کم از کم 950 ماہانہ ڈالر تنخواہ کے لیے اس کی خواہش، شنگھائی کی اوسط سے قدرے زیادہ، ایک خواب کی طرح لگتا تھا۔ چونکہ چین کی وائٹ کالر جاب مارکیٹ کی انتہائی مسابقتی نوعیت برقرار ہے، خواہشمند امیدواروں کو اکثر انٹرویو کے لیے اپنے خرچے پر سفر کرنا چاہیے۔ نیویارک ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق، یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کی حد سے زیادہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ یہ مالی بوجھ اٹھانے کے لیے تیار نہیں ہیں انہیں آسانی سے ملازمت کے مواقع سے برخاست کیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ حالیہ فارغ التحصیل افراد کو بے روزگاری کی کچھ بلند ترین شرحوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تاہم دیگر عمر کے گروپ بھی مستحکم روزگار کے حصول کے لیے جدو جہد کرتے ہیں۔ ہاسٹل کی لابی میں، کرس ژانگ، ایک 30 سالہ کمپیوٹر پروگرامر، جو پہلے علی بابا میں ملازم تھا، نوکری سے محرومی کا شکار تھا۔ ہانگزو میں ایک گھر اور ایک آڈی خریدنے کے باوجود، اسے اپنے رہن اور کار کے قرض کی ادائیگیوں کو پورا کرنے کے لیے وہاں اچھی تنخواہ والی نوکری نہیں مل سکی۔ ہچکچاتے ہوئے، اس نے اپنے پسندیدہ شہر میں تیزی سے واپسی کی امید میں شنگھائی میں ایک پیشکش قبول کرلی۔

چین کے 20 جنگی طیاروں نے آبنائے تائیوان کی درمیان لائن کو عبور کیا

تائی پے۔ 3 ر نومبر۔ ایم این این۔ تائیوان نے جمعرات کو 20 چینی جنگی طیاروں کو آبنائے تائیوان کی درمیانی لائن کو عبور کرتے ہوئے دیکھا، جو دونوں فریقوں کے درمیان غیر سرکاری رکاوٹ ہے، تائیوان کی وزارت دفاع نے کہا، بیجنگ جزیرے کے قریب فوجی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ وزارت نے ایک بیان میں کہا کہ چینی طیاروں میں غیر متعینہ تعداد میں لڑاکا طیارے اور ڈرون شامل تھے جو تائیوان کے شمالی، وسطی اور جنوب مغربی فضائی دفاعی شناختی زون میں جمعرات کی دوپہر سے داخل ہوئے۔

پاکستان دانش کنیریا کا معاملہ --- میچ فکسنگ یا مذہبی امتیاز؟

اسلام آباد۔ 3 ر نومبر۔ ایم این این۔ پاکستان میں کرکٹ بہت مقبول ہے۔ دانش کنیریا کا نام اگرچہ ان لوگوں کے لیے نامعلوم ہے جو اس کھیل کو نہیں مانتے، لیکن انہیں اب بھی اچھی طرح یاد ہے۔ وہ 2000 اور 2010 کے درمیان پاکستان کی قومی کرکٹ ٹیم کے لیے بار بار کھیلے۔ 2004 سے، وہ انگلینڈ کاؤنٹی چیمپئن شپ میں بھی ایسیکس کے لیے کھیلے۔ پھر 2010 میں ان کا کلام ٹوٹ گیا۔ وہ ایک بین الاقوامی میچ فکسنگ اور سٹے بازی اسکینڈل میں ملوث تھا اور 2012 میں پیشہ ورانہ کرکٹ کھیلنے پر تاحیات پابندی لگادی گئی۔ اس نے دعویٰ کیا کہ وہ 2018 تک بے قصور تھا، جب اس نے عوامی طور پر الزامات کا اعتراف کیا تھا۔ یہ پانچ سال پہلے ہوا تھا اور ایسا لگتا تھا کہ کنیریا کا معاملہ قریب آگیا ہے۔ تاہم اب کنیریا نے 29 اکتوبر کو شائع ہونے والے ایک انٹرویو میں خود ایک مختلف کہانی سنائی ہے۔ کنیریا ایک ہندو ہیں، اور ان کا دعویٰ ہے کہ پاکستان کی قومی ٹیم کے ساتھیوں نے انہیں اسلام قبول کرنے کی کوشش کی اور انکار کرنے پر جوابی کارروائی کی دھمکی دی۔ پاکستانی ٹیم کے بہت سے بڑے کھلاڑیوں نے مجھ سے اسلام قبول کرنے کو کہا، ان کھلاڑیوں میں شاہد آفریدی سب سے اہم تھے۔ "انکار کرنے کے بعد، انہوں نے کہا"، میں غلط طور پر اسپاٹ فکسنگ کے جھوٹے الزام میں پھنس گیا تھا لیکن اس نے 2018 میں اعتراف کیوں کیا؟ اس کا دعویٰ ہے کہ اسے جان سے مارنے کی دھمکیاں مل رہی تھیں اور اسے اتنے الفاظ میں کہا گیا تھا کہ اگر وہ اعتراف نہیں کرے گا تو اس کی زندگی عام نہیں ہوگی۔ کنیریا نے بتایا کہ میں نے اعتراف کیا کیونکہ مجھے دھمکیاں مل رہی تھیں، میرے بینک اکاؤنٹس کو منجمد کر دیا گیا تھا، سب کچھ غیر قانونی طور پر سیل کر دیا گیا تھا، اور میرے پاس اپنے خاندان کی بقا کی خاطر ان کی شرائط کو قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ جو سچ ہے وہ صرف اتنا ہے کہ، دوسرے کھلاڑیوں کے ذریعے، اس کی ملاقات انو بھٹ نامی بک میکر سے ہوئی، جو میچ فکسنگ اسکینڈل کی ایک اہم شخصیت ہے۔ لیکن ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے کوئی میچ فکس نہیں کیا۔ کنیریا کو احساس ہے کہ بہت سے لوگ ان پر یقین نہیں کریں گے۔ ان کا کرکٹ کیریئر ویسے بھی ختم ہوگیا۔ انہوں نے انٹرویو لینے والوں کو بتایا کہ اب ان کے لیے پاکستانی کھیل میں موجود ہندو مخالف اور مذہبی اقلیتوں کے خلاف ماحول کی مذمت کرنا زیادہ اہم ہے بجائے اس کے کہ وہ رائے عامہ کو یہ باور کرائیں کہ وہ بے قصور ہیں۔ پاکستان کی قومی ٹیم میں بطور کھلاڑی اپنے دنوں کو یاد کرتے ہوئے کنیریا نے کہا کہ ایک ہندو ہونے کے ناطے میں نے پاکستانی کرکٹ ٹیم میں جو بھی سامنا کیا ہے وہ خوفناک ہے۔ انہوں نے مجھ پر مذہبی گالیاں دیں۔ انہوں نے میرے دیوتاؤں کو گالی دیں۔

ڈرون کے ذریعے منشیات اسمگل کرنے کی پاکستان کی مسلسل کوششیں ایک بار پھر ناکام

امرتسر: 3 ر نومبر۔ ایم این این۔ خوفناک واقعات کی ایک سیریز میں جو منشیات کی اسمگلنگ کے مسلسل خطرے کو اجاگر کرتے ہیں، سیکورٹی ایجنسیوں نے امرتسر سیکٹر میں بین الاقوامی سرحد کے قریب دو ڈرون اور 3.242 کلو گرام ہیروئن ضبط کی ہے۔ یہ واقعات اس بڑھتے ہوئے خطرے سے نمٹنے کے لیے چوکسی اور حفاظتی اقدامات کو بڑھانے کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔ بدھ کے روز، بارڈر سیکورٹی فورس اور پنجاب پولیس کی طرف سے انٹیلی جنس رپورٹس کے بعد ایک مشترکہ تلاشی آپریشن شروع کیا گیا جس میں علاقے میں منشیات کی سمگلنگ کے لیے ڈرون کے ممکنہ استعمال کی نشاندہی کی گئی تھی۔ آپریشن کے اہم نتائج برآمد ہوئے کیونکہ سیکورٹی اہلکاروں نے منشیات کو بھارت میں لے جانے کی کوشش کو کامیابی سے روک دیا۔ راجاتل گاؤں میں ایک کواڈ کاپٹر ڈرون میں کل 3.242 کلو گرام ہیروئن کے تین پیکٹ برآمد ہوئے، جو منشیات کے اسمگلروں کے استعمال کردہ جدید ترین طریقوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ایک الگ واقعے میں اسی سیکٹر کے گاؤں مہوا میں ایک اور ڈرون ملا۔ یہ قبضے پاکستان کی ڈرون ٹیکنالوجی کو ناجائز مقاصد کے لیے استعمال کرنے کی مسلسل کوششوں کے تسلسل کی نمائندگی کرتے ہیں۔ منشیات کی اسمگلنگ میں ڈرون کا استعمال ایک ایسا رجحان ہے جس نے حالیہ برسوں میں توجہ حاصل کی ہے۔ ڈرون اسمگلروں کو بہت سے فوائد پیش کرتے ہیں۔ یہ چھوٹے، بغیر پائلٹ کے ہوائی جہاز روایتی حفاظتی اقدامات کو آسانی سے نظر انداز کر سکتے ہیں، جس سے وہ اسمگلنگ کی کارروائیوں کے لیے ایک پرکشش آپشن بن جاتے ہیں۔ خطے میں منشیات کی تجارت ایک طویل عرصے سے ایک اہم تشویش رہی ہے، پنجاب بھارت میں داخل ہونے والے منشیات کے لیے اہم راہداری پوائنٹس میں سے ایک ہے۔ پاکستان کے ساتھ بین الاقوامی سرحد سے ریاست کی قربت نے اسے خاص طور پر منشیات سے متعلق سرگرمیوں کے لیے خطرناک بنا دیا ہے۔ تازہ ترین واقعات سیکورٹی ایجنسیوں کو اس خطرے سے نمٹنے میں درپیش چیلنجوں کی واضح یاد دہانی کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ہیروئن لے جانے والے ڈرون کو پکڑنا بی ایس ایف اور پنجاب پولیس کی مربوط کوششوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ان کا مشترکہ آپریشن قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ملک کی سلامتی اور صحت عامہ کے تحفظ میں اہم کردار کی مثال دیتا ہے۔ منشیات کی کامیاب ضبطی انسداد منشیات کی کارروائیوں میں انٹیلی جنس شیئرنگ، فوری کارروائی اور جدید ٹیکنالوجی کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ حکام منشیات کی اسمگلنگ میں ڈرون کے استعمال کو روکنے کے لیے اپنی کوششیں تیز کر رہے ہیں۔ جدید ترین نگرانی اور نگرانی کا سامان، نیز ڈرون مخالف ٹیکنالوجی کی تعیناتی، اس ابھرتے ہوئے خطرے کے خلاف جنگ میں ناگزیر ہتھیار بن چکے ہیں۔ حکام بین الاقوامی ایجنسیوں کے ساتھ اپنے تعاون کو بھی تیز کر رہے ہیں تاکہ منشیات کی تجارت کو اس کے منبع پر تلاش کیا جاسکے۔

برطانوی پارلیمنٹ کے ارکان نے چینی جاسوسی کا مقابلہ کرنے کے لیے لازمی تربیت کا مشورہ دیا

لندن۔ 3 ر اکتوبر۔ ایم این این۔ ریڈیو فری ایشیا نے بدھ کو خبر دی ہے کہ غیر ملکی مداخلت "کو روکنے کے لیے برطانوی قانون سازوں کے ایک گروپ نے پارلیمنٹ کے تمام اراکین اور پارلیمانی اہلکاروں کے لیے لازمی سکیورٹی کی تجویز پیش کی ہے۔ ڈیوڈ آلٹن، کئی برطانوی اراکین پارلیمنٹ میں سے جنہوں نے تربیت کی تجویز ہاؤس آف لارڈز کے اسپیکر اور ہاؤس آف کامنز کے اسپیکر کو پیش کی، کہا"، نیا جیو پولیٹیکل محور، جو ایران، کریملن، پیانگ یانگ اور بیجنگ پر مشتمل ہے، بہت سے چیلنجز لاتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "یہ ڈرانے، خاموش کروانے اور زبردستی کا مجموعہ ہے۔ اس میں یہ حقیقت شامل کریں کہ چین جیسے دشمن ممالک کے ایجنٹوں کے پارلیمنٹ کے اندر کام کرنے کا انکشاف ہوا ہے۔ " انٹر پارلیمینٹری الائنس آن چائنا (آئی پی اے سی) کی طرف سے تیار کردہ تجویز میں کہا گیا ہے کہ تمام قانون سازوں اور اہلکاروں کو مستقل بنیادوں پر لازمی ڈیجیٹل اور آپریشنل سیکورٹی ٹریننگ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کی فہرست کی اشاعت بھی لازمی ہے جو مکمل کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ ریڈیو فری ایشیا نے رپورٹ کیا کہ آئی پی اے سی قانون سازوں کا ایک بین الاقوامی کراس پارٹی گروپ ہے جو اس بات کی اصلاح کے لیے کام کر رہا ہے کہ جمہوری ممالک چین سے کیسے رجوع کرتے ہیں۔ یہ تجویز بھی کرتا ہے کہ متعلقہ محکمے بنیادی نیٹ ورک سیکورٹی ٹولز فراہم کریں، جیسے کہ VPNs، پاس ورڈ مینجمنٹ ٹولز اور اسکرین پروٹیکٹر؛ نئے فشنگ، بدنیتی پر مبنی ایپلیکیشنز اور دیگر نیٹ ورک حملوں کے بارے میں اراکین پارلیمنٹ کو باقاعدگی سے انتباہات جاری کریں؛ اور ارکان پارلیمنٹ کو معلومات کے رساو اور دیگر حالات کی اطلاع دینے اور بعد میں بحران کے انتظام میں مدد دینے کے لیے میکانزم قائم کریں۔ یہ تجویز ایم آئی 5 کے ڈائریکٹر اور فائیو آئیز الائنس کے دیگر انٹیلی جنس سربراہوں کی جانب سے چین کی جاسوسی کے طریقوں کے بارے میں عوامی انتباہ جاری کرنے کے بعد سامنے آئی ہے۔ آئی پی اے سی میں ہانگ کانگ سیکورٹی پالیسی کے سربراہ گلیشیئر کوانگ نے آر ایف اے کینٹونیز کو بتایا"، مجھے نہیں لگتا کہ [برطانوی] اراکین پارلیمنٹ پہلے بہت زیادہ تحفظ کے بارے میں شعور رکھتے تھے کیونکہ حالیہ برسوں میں جو غیر ملکی مداخلت کی سرگرمیاں سامنے آئی ہیں وہ دراصل بہت نئی ہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ ان کا ماضی میں چینی یا روسی مداخلت سے زیادہ رابطہ رہا ہے۔ وہ سمجھتی ہیں کہ جیسے جیسے برطانیہ کے عام انتخابات قریب آتے ہیں، غیر ملکی جاسوس انٹیلی جنس جمع کرنے اور پالیسی سازی پر اثر انداز ہونے کی کوششوں میں مزید سرگرم ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ غلط معلومات کی جنگیں اور پارلیمنٹیرینز کے سوشل پلیٹ فارمز کو سپیم پیغامات سے بھرنے جیسی سرگرمیاں بھی زیادہ مقبول ہو جائیں گی۔ کوانگ نے مزید کہا کہ جیسا کہ نئے ہتھکنڈے بننے جارہے ہیں، وہاں مزید غیر ملکی مداخلتیں ہونے والی ہیں، اور عام انتخابات کے قریب آنے کے ساتھ، ان مداخلتوں میں مزید اضافہ ہونے والا ہے، لہٰذا متعلقہ محکموں کو اپنے انسدادی اقدامات کو بڑھانا ہوگا۔

اسرائیل میزائل اور ہتھیار تو بنا سکتا ہے لیکن شیردل بچے صرف فلسطین میں پیدا ہوتے ہیں

جماعت اسلامی ہند آکولہ کے خصوصی ہفتہ واری سیریز بعنوان فلسطین کے پہلے پروگرام میں۔۔۔' تاریخ فلسطین پر خطاب

جلگاؤں (سعید پٹیل کی رپورٹ) آکولہ سے ذرائع سے موصول تفصیلات کے مطابق گذشتہ روز یکم نومبر جماعت اسلامی ہند آکولہ کے ذریعے ایک ماہ پر مشتمل فلسطین سیریز کے پہلے پروگرام کا کامیاب انعقاد کے عمل میں آیا۔ پروگرام کا آغاز حافظ وقاری افروز صاحب کی تلاوت سے ہوا، تلاوت کے بعد ڈاکٹر عروج امیر مقامی جماعت اسلامی ہند آکولہ نے ایک ماہ پر مشتمل خصوصی سیریز کا تعارف اور اسکے اغراض ومقاصد پیش کئے۔ برادر خرم کے دلسوز ترانے نے ماحول کو گرما دیا۔ بعد ازاں جلگاؤں سے تشریف لائے جناب سہیل امیر شیخ صاحب نے تاریخ فلسطین ابتداء سے 2023ء تک اس عنوان پر سیر حاصل اور مدلل گفتگو پیش فرمائیں۔ اس پرجوش اور معلوماتی خطاب نے سامعین کو بلند حوصلے عطا فرمائے۔ فاضل مقرر سہیل امیر شیخ نے فلسطین کی مکمل تاریخ قرآن وحدیث کی روشنی میں پیش کی۔ خلافت عثمانیہ کے اختتام کے وقت یہودیوں کے رویہ اور مسلم حکمراں بالخصوص خلیفہ عبدالحمید کی خیریت ایمانی نیز جرمنی سے یہودیوں کی انخلاء کے واقعات کو بھی تفصیل سے پیش کیا۔ حماس کے قیام، شیخ احمد یاسین شہید کی تاریخ سے شرکاء کو واقف کروایا گیا۔ پھر اس کے بعد اسرائیل کے غاصبانہ قبضے کی مکمل تاریخ ماہ وسال کی روشنی پیش کی گئی۔ علاوہ ازیں 7 اکتوبر سے اب تک کے حالات پر فاضل مقرر نے بصیرت افروز تبصرہ کیا۔ مفتی فیض قاسمی صاحب کی دعاء پر پروگرام کا اختتام عمل میں آیا۔ ڈاکٹر شہزاد نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ اس پروگرام میں کثیر تعداد میں مرد وخواتین شریک تھیں۔ اس سیریز کا اگلا عنوان 'اہل فلسطین سے تعلق ایمان کا تقاضہ' ہوگا۔

چین کے خطرہ کے پیش نظر نیپال میں سیاحت میں کمی واقع

کھٹمانڈو۔ 3 ر نومبر۔ ایم این این۔ نیپال میں سیاحت کے کاروبار کو چین سے متعلق سیکورٹی خدشات کی وجہ سے ملک کے بڑے سیاحتی پہاڑی علاقوں تک رسائی کو محدود کرنے کے حکومتی فیصلے کے بعد زوال کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ حکومت نے پانچ ہمالیائی اضلاع میں مخصوص علاقوں کو سیاحوں کے لیے غیر حدود کے طور پر نامزد کیا ہے اور متعلقہ فیسوں اور شرائط کے ساتھ پرمٹ سسٹم متعارف کرایا ہے۔ ممنوعہ علاقوں میں مستونگ ضلع کا بالائی حصہ، ضلع ڈولپا کا بالائی حصہ، گورکھا ضلع کے مناسلو علاقے میں چوم اور نوبی وادی، ہملا ضلع کے سمکوٹ، چھتلی اور نمکھا گپا کے کچھ مقامات اور کنچن جنگا کا علاقہ شامل ہے۔ تاپلیجنگ ضلع کے مستنگ ضلع کے بالائی حصے کا دورہ کرنے کے خواہشمند غیر ملکی سیاحوں کو 10 دن کے قیام کے لیے فی شخص 500 کی فلیٹ فیس ادا کرنی ہوگی۔ اس کے ساتھ پانچ دن سے زائد قیام کے لیے فی شخص 50 ڈالر فی دن اضافی چارج ہوگا۔ اسی طرح، ڈولپا ضلع کے بالائی حصے میں دلچسپی رکھنے والوں کو 10 دنوں کے لیے فی کس 500 ڈالر کی یکمشت رقم ادا کرنی ہوگی، جس میں پانچ دن سے زیادہ قیام کے لیے فی شخص 50 ڈالر فی دن چارج ہوگا۔ گورکھا ضلع کے مناسلو علاقے میں وادی چم اور نوبی کی سیر کرنے کے خواہشمند سیاحوں کے لیے، ستمبر سے نومبر تک فی ہفتہ فیس 100 ڈالر ہے، ایک ہفتے سے زیادہ قیام کے لیے فی دن فی شخص 15 ڈالر اضافی ہے۔ دسمبر سے اگست تک، فیس $ 75 فی ہفتہ ہے، زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے تک قیام کے لیے اضافی $ 10 فی دن چارج ہے۔ غیر ملکی سیاح جو ہملا ضلع کے سمکوٹ، چھتلی اور نمکھا گپا میں کچھ مقامات کا دورہ کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں انہیں ایک ہفتے کے لیے فی شخص $ 50 ادا کرنے ہوں گے۔ تاپلیجنگ ضلع کے کنچن جنگا علاقے کو تلاش کرنے کے خواہشمند افراد کو چار ہفتوں تک فی ہفتہ $ 20 فی شخص ادا کرنا ہوگا۔ سیاحوں کے لیے ایک پسندیدہ مقام ہونے کے باوجود، مہنگے اور پیچیدہ عمل کی وجہ سے ان علاقوں میں سیاحت کے کاروبار میں کمی آئی ہے۔ وزیر سیاحت سودان کیراتی نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ متعدد محدود زونز غیر ملکی سیاحوں کو نیپال کا دورہ کرتے وقت بے چینی محسوس کر سکتے ہیں۔ انہوں نے نیپال کی خوشحالی کے لیے سیاحت کی اہمیت پر زور دیا اور اجازت نامے کی بلند قیمت سمیت محدود علاقوں کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل کو حل کرنے کی ضرورت کو تسلیم کیا۔ وزیر کراتی نے ہمالیائی خطے میں موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کی فوری ضرورت اور پہاڑوں کے تحفظ کی ضرورت پر بھی روشنی ڈالی۔

چین پر کانگو میں جنگلات کی غیر قانونی کٹائی کا الزام

جوہانسبرگ (جنوبی افریقہ) 3 ر نومبر۔ ایم این این۔ ایک نئی رپورٹ میں ایک چینی کمپنی پر کانگو میں جنگلات کی غیر قانونی کٹائی کا الزام لگایا گیا ہے، لیکن اس بات پر بحث جاری ہے کہ کون سا ملک ذمہ دار ہے۔ ماحولیاتی نگران گلوبل وٹنس نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ گزشتہ سال چھ ماہ کے عرصے کے دوران، کانگو کنگ بایشینگ فاریسٹری ڈویلپمنٹ نے ژانگ جیاگانگ پورٹ کے ذریعے لکڑی کے گروہ وان پینگ کو غیر قانونی طور پر لاگو کی گئی لکڑی میں $ 5 ملین - یا تقریباً 30 ملین کلو گرام برآمد کیا۔ کانگو کی وزارت ماحولیات نے نتائج کے بارے میں سوالات کا جواب نہیں دیا، جبکہ واشنگٹن ڈی سی میں چینی سفارت خانے نے زور دیا کہ چین' ماحول کے تحفظ کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ فارت خانے نے زیر بحث مخصوص کیس پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ سفارت خانے کے ترجمان نے وائس آف امریکہ کو ای میل میں کہا" "یہ بات قابل ذکر ہے کہ چینی حکومت ہمیشہ بیرون ملک چینی کمپنیوں کو مقامی قوانین اور ضوابط کی پابندی کرنے کی ہدایت کرتی ہے۔

بھیونڈی شہر سماجوادی پارٹی کی چار سالہ کارکردگی

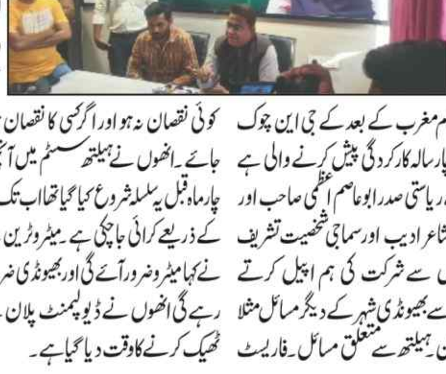

بھیونڈی (شارف انصاری):- بھیونڈی مشرق کے رکن اسمبلی رئیس شیخ نے آج شام ساڑھے چار بجے اپنی آفس میں ایک پریس کانفرنس بلائی جس میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے درجنوں نمائندوں نے شرکت کی رئیس شیخ نے بتایا کہ کل بروز جمعہ شام مغرب کے بعد کے جی این چوک شانتی نگر بھیونڈی سماجوادی پارٹی اپنی چار سالہ کارکردگی پیش کرنے والی ہے جس میں بطور خاص سماجوادی پارٹی کے ریاستی صدر ابوعاصم اعظمی صاحب اور ان کے ساتھ آزاد پرتابگڑھی معروف شاعر ادیب اور سماجی شخصیت تشریف لارہے ہیں اس پروگرام میں سبھی لوگوں سے شرکت کی ہم اپیل کرتے ہیں۔ اس پریس کانفرنس میں رئیس شیخ سے بھیونڈی شہر کے دیگر مسائل مثلاً حالیہ دنوں میں جاری کیا گیا ڈی پی پلان، ہیلتھ سے متعلق مسائل۔ فاریسٹ کی زمینات پر سوال وجواب ہوئے۔ انھوں نے کہا ڈی پی ڈیولپمنٹ پلان ابھی فائنل نہیں ہے یہ صرف ایک خاکہ ہے اس پر چرچہ سوال وجواب۔ کمی زیادتی ہوگی ہماری کوشش ہوگی کہ ڈی پی میں کسی کا کوئی نقصان نہ ہو اور اگر کسی کا نقصان ہو رہا ہے تو اس اس کا معاوضہ دیا جائے۔ انھوں نے ہیلتھ سسٹم میں آنچل نامی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا چار ماہ قبل یہ سلسلہ شروع کیا گیا تھا اب تک ایک ہزار خواتین کی ڈیلیوری اس آنچل کے ذریعے کرائی جاچکی ہے۔ میٹروٹرین کے بارے میں بھی سوال کیا گیا رئیس شیخ نے کہا میٹرو ضرور آئے گی اور بھیونڈی ضرور ترقی کرے گا ہماری کوشش ہوتی رہے گی انھوں نے ڈیولپمنٹ پلان کے سلسلے میں کہا یہ ٹھیک نہیں ہے مگر ٹھیک کرنے کا وقت دیا گیا ہے۔

ضلع پریشد لڑکوں کے اسکول میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان کے تحت تقسیم انعامات کا پروگرام

جلگاؤں (سعید پٹیل) شہر جامنر میں واقع ضلع پریشد لڑکوں کا مرکزی اسکول جامنر میں آج بروز جمعرات مورخہ 2 نومبر 2023 کو جلسہ سیرت النبی اس عنوان کے تحت طلبہ کے حوصلوں کو بڑھاوا دینے کی غرض سے تقسیم انعامات کا پروگرام منعقد کیا گیا۔ جس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ اس پروگرام کی صدارت اسکول ہذا کی انتظامیہ کمیٹی کے صدر جناب رفیق عبدالکریم صاحب نے فرمائی۔ اس پروگرام میں اول تا پنجم کا پہلا گروپ اور ششم تا ہفتم جماعت کا دوسرا گروپ بنایا گیا۔ جن طلبہ نے نعت اور تقاریر پیش کی انہیں حوصلہ افزائی کے طور پر ٹرافی اور سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا۔ مہمانان کے ہاتھوں طلبہ کے حوصلہ افزائی کی گئی۔ اسکول انتظامیہ کمیٹی کے ممبران نے بھی طلبہ کے حوصلوں کو بڑھاتے ہوئے نقد انعامات دیئے۔ تاہم صدر مدرس شیخ رئیس سر نے طلبہ کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے طلبہ میں مخفی صلاحیتوں کو کیسے پروان چڑھایا جائے اس طرف توجہ مبذول کرا کر اپنی قیمتی مشوروں سے طلبہ کی رہنمائی کی۔ صدارتی خطبے میں موصوف نے پروگرام میں شریک طلبہ کی کارکردگی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کے حوصلوں اور ہمت کی داد دی۔ اور اپنے بیش بہا اور مفید باتوں سے نوازا۔ پروگرام کی نظامت ڈاکٹر صابر خان سر نے کی۔ جملہ اسٹاف نے اس پروگرام کو مزید کامیاب بنانے میں انتھک کوشش کی، جن میں نجم الدین سر، عظیم سر، مستقیم سر، شکیل سر، عمران سر، سنئیر خاتون ٹیچر نیلوفر میڈم صاحبہ، اور رضیہ میڈم کا بھرپور تعاون رہا۔ محسن سر کے شکریہ کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔

مختصر تعارف سلسلہ، عیدروسیہ

از: ڈاکٹر محمد ناصر الدین۔ بی۔ ڈی۔ ایس، ولد مفتی محمد شمس الدین، ناندیڑ

حضرت حبیب مجتبیٰ بن جعفر العیدروسؒ کے ۳۶ ر ویں دادا حضرت علیؓ ہیں۔ حضرت حبیب عیدروسؒ کا وصال ۱۳ ر ربیع الثانی ۱۳۴۶ ہجری کو حیدرآباد میں ہوا۔ درگاہ شریف خطۂ صالحین نامپلی حیدرآباد میں ہے۔ ہر سال ۱۳ ر تا ۱۵ ر ربیع الثانی آپ کا عرس شریف منایا جاتا ہے۔ سلسلہ عیدروسیہ کا مختصر تعارف پیش ہے۔ سلسلہ عیدروسیہ کی ابتداء سے متعلق حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے کتاب "انتباہ" میں تاریخی واقعہ لکھا ہے۔ اسی واقعہ کو مصطفیٰ خاں شیفتہ نے اپنی کتاب "سلوک السالکین" میں بھی درج کیا ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ قدیم زمانہ میں ملک عرب میں ایک بزرگ مرتبہ قطبیت پر فائز تھے۔ اُن کو لڑکا نہیں تھا۔ وہ کسی صاحب باطن کو اپنا جانشین بنانا چاہتے تھے۔ انہوں نے اپنے زمانے کے صوفیاء ومشائخین کو ایک مجلس میں دعوت طعام کے لئے مدعو کیا۔ ایک بزرگ نما شخصیت کو مسند پر بٹھایا۔ باہر سے ایک کم عمر لڑکا بغل میں جوتیاں دبائے آگیا اور مسند پر بیٹھی ہوئی بزرگ نما شخصیت کو جوتوں سے بہت مارا۔ مار کھاتا ہوا بزرگ نما مجسمہ مسند سے غائب ہوگیا۔ داعئ مجلس اس واقعہ پر مسکراتے رہے۔ حاضرین نے جب داعئ مجلس سے معاملہ دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا کہ لڑکے سے ہی پوچھ لیا جائے۔ لڑکے سے دریافت کرنے پر لڑکے نے جواب دیا بزرگوں کی محفل میں شیطان کو مسند پر دیکھ کر غصہ آیا اور اس کو بے ادبی کی سزا دی گئی۔ داعئ مجلس قطب صاحب نے حاضرین سے کہا کہ میں نے اپنے جانشین کے انتخاب کے سلسلہ میں آپ کو زحمت دی تھی۔ خدا کے فضل سے میرا جانشین مجھے مل گیا۔ یہ کم عمر صاحبزادے عفیف الدین شیخ عبداللہ بن ابی بکر بانئ سلسلہ عیدروسیہ ہیں۔

ان ہی کو شیخ الکبیر اور عیدروس اکبر بھی کہا جاتا ہے عربی میں عیدروس شیر کو کہتے ہیں بہادری اور شیر دلی کی وجہ سے آپ کو عیدروس کا لقب دیا گیا۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ اُنھیں سلسلہ عیدروسیہ میں بھی بیعت حاصل تھی۔ حضرت حبیب عیدروس رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش سے پہلے ہی آپ کے والد حضرت حبیب حسین بن احمدؒ کو بشارتیں ہوئیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایک لڑکا عطا کریگا۔ اور اس لڑکے کا نام عیدروس ہوگا۔ بشارت کے مطابق ۷ ار ربیع الثانی ۱۲۲۰ ہجری میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ کا وطن ملک حضر موت میں مقام حوطتہ الحزم (یمن) ہے وہیں آپ کی ولادت ہوئی۔ ولادت کے ساتویں روز عقیقہ ہوا۔ اس تقریب میں رشتہ دار دوست احباب مشائخین اور علماء کرام نے شرکت کی، اور بشارت کے مطابق آپ کا نام عیدروس رکھا گیا۔ جس وقت آپ دودھ پیتے بچے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بات چیت کرنے کی قوت عطا کی تھی۔ آپ آسانی سے بسم اللہ، باللہ من اللہ الی اللہ علی اللہ پڑھتے تھے۔ جب آپ ۵ ر سال کے ہوئے تو آپ کی باقاعدہ تعلیم شروع ہوئی۔ آٹھ مہینے میں لکھنے پڑھنے میں مہارت حاصل کی۔ ایک سال چار مہینے میں قرآن مجید کا پہلا دور تجوید کے ساتھ مکمل ہوا۔ آپ کی ذہانت سے سب حیران تھے۔ آپ کے والد حضرت حبیب حسینؒ کی آنکھوں کی روشنی ضعیفی کی وجہ سے کم ہوئی تھی۔ آپ کی تمام خدمات حضرت عیدروسؒ انجام دیتے تھے۔ اس کے باوجود رات کے آخری حصہ میں اپنے بچپن سے ہی والد کے ساتھ نماز تہجد ادا فرماتے۔ فجر والد کے ساتھ مسجد میں باجماعت پڑھتے۔

آپ کی ظاہری و باطنی تعلیم وروحانی ترقی کی بڑی تفصیل ہے۔ ۱۰ ر شعبان ۱۲۸۱ ہجری کو پہلی مرتبہ حیدرآباد تشریف لائے۔ اس وقت ایشیاء کے مشہور بزرگ سعد اللہ صاحب نقشبندیؒ جن کی درگاہ گھانسی بازار حیدرآباد میں ہے۔ بقید حیات تھے انھیں خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی کہ میرا فرزند حیدرآباد آرہا ہے۔ اس کا خیال رکھنا حبیب عیدروسؒ حیدرآباد تشریف لائے۔ اور حضرت سعد اللہؒ سے ملے۔ اُنھوں نے کہا کہ آپ کی آمد کی اطلاع خواب میں پہلے ہی ملی ہے۔ انہوں نے سلسلہ نقشبندیہ کی خلافت حضرت عیدروسؒ کو عطا کی۔ حضرت عیدروسؒ نے خاندان آصفیہ کے چار بادشاہوں کو دیکھا۔ (۱) ناصر الدولہ (۲) افضل الدولہ (۳) محبوب علی خان (۴) عثمان علی خان آپ کے چھٹے سفر حیدرآباد کے موقع پر آپ ناندیڑ تشریف لائے۔ وہاں اوتاد وقت حضرت حسین شاہ صاحب مجذوب المعروف برہنہ شاہ صاحبؒ سے ملاقات کی، آپ کی آمد پر مجذوب صاحب نے کپڑے پہنے کبھی فرمایا کہ شریعت آرہی ہے کبھی فرمایا عربوں کا سید آرہا ہے۔ میر عثمان علی خان بادشاہ وقت نے آپ سے گزارش کی کہ آپؒ حیدرآباد میں رہیں، اس لیے آپؒ نے حیدرآباد میں سکونت اختیار کی۔ ۱۳ ر ربیع الثانی ۱۳۴۶ ہجری کو آپ کا وصال ہوا۔ مزار مبارک خطہ صالحین نامپلی میں ہے ہر سال ۱۳ ر تا ۱۵ ر ربیع الثانی کو بڑے اہتمام سے آپ کا عرس شریف منایا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ ۹۷ ر سال سے جاری ہے۔ آپ نے بہت سی دینی کتابوں کی تصنیف وتالیف فرمائی ہے۔ آپ کے ایک فرزند حضرت سید شرف الدین حسنؒ (حبیب حسن) کا مزار مبارک بڑی درگاہ گاڑی پورہ، ناندیڑ میں ہے، ہر سال یکم محرم کو آپ کا عرس شریف منایا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ تقریباً ۱۰ ر سال سے جاری ہے۔ آپ کے فرزند حضرت حبیب مرتضیٰؒ کا مزار مکھیڑ ضلع ناندیڑ میں ہے۔ سلسلہ عیدروسیہ کے بزرگان دین اورنگ آباد، سورت، احمد آباد، کولکتہ، ممبئی وغیرہ، میں بھی آرام فرما ہیں، حبیب عیدروسؒ کے وصال کے بعد آپ کے فرزند حضرت حبیب احمدؒ جانشین ہوئے، ۱۱ ر شعبان ۱۳۵۴ ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔ مزار مبارک خطہ صالحین میں ہے۔ آپ کے بعد آپ کے فرزند حضرت حبیب جعفرؒ گدی نشین ہوئے، آپ پیدائشی ولی تھے۔ آپ کی دعاؤں سے لوگوں کو بہت فائدہ ہوتا تھا۔ میر عثمان علی خان صاحب آپ کا بہت ادب کرتے تھے۔ اُن کی وصیت کے مطابق ان کی نماز جنازہ حضرت حبیب جعفر صاحبؒ نے پڑھائی۔ ۱۶ ر جمادی الاول ۱۳۹۵ ہجری میں آپ کا وصال ہوا، آپ کا مزار مبارک بھی خطہ صالحین میں ہی ہے۔

آپؒ کے بعد آپؒ کے فرزند حضرت حبیب مجتبیٰ صاحب قبلہ دامت فیوضھم مسند نشین ہوئے۔ آپ کے مریدین آندھرا پردیش، مہاراشٹر، کرناٹک، تامل ناڈو، اور دیگر ممالک میں ہیں۔ آپ کے پاس ہر جمعرات کو حلقہ شریف مقرر ہے۔ اس میں مسلمانوں کے علاوہ ہندو بھائی، سکھ بھائی، وغیرہ بھی شریک ہوتے ہیں، اور حضرت قبلہ کی دعاؤں سے فائدہ اٹھاتے ہیں، آپ کے مکان پر ہونے والی مجلس اور خطہ صالحین کی مجالس فیضان اولیاء اللہ اور قومی یکجہتی کا منظر پیش کرتی ہیں۔ حضرت حبیب عیدروسؒ سب کے ساتھ مساوی سلوک کرتے۔ ہر ملنے والا یہ سمجھتا کہ حضرت مجھ کو ہی زیادہ چاہتے ہیں۔ دعا مانگنے والوں کو حلال کمائی کی نصیحت فرماتے اور توکل کی عادت ڈالنے کو کہتے آپ غریبوں کی مدد کرتے، آپ نے مسجدیں، مدرسے، کنویں بنوائے جب کوئی کہتا کہ آپ کی دعا سے کامیابی حاصل ہوئی ہے تو فرماتے کہو کہ اللہ کے فضل سے ہوئی، دعاؤں کا سننے والا نعمتوں کا دینے والا اللہ ہے، شیخ یا مرشد واسطہ ہے۔

انتباہ: قارئین اخبار ہذا کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی اشتہار پر عمل کرنے سے قبل مکمل طور پر موزوں مناسب تحقیقات کریں۔ اخبار ہذا اشتہارات کی تفصیلات کے تعلق سے مشتہرین کی جانب سے پیش کردہ ادعاجات اور بیانات کی تصدیق او توثیق نہیں کرتا ہے۔ (ادارہ)

ضلع میں صحت کے نظام کو مضبوط بنانے کے لیے

تمام نظام موثر طریقے سے کام کریں: کلکٹر راوت

ناندیڑ:3رنومبر (ورق تازہ نیوز) جذام کے خاتمے کے قومی پروگرام کے تحت 3 نومبر سے جذام کا پتہ لگانے کی مہم اور تپ دق کا پتہ لگانے کی ایک فعال مہم شروع کی گئی ہے۔ جذام اور تپ دق کے خاتمے کے لیے یہ مہم بہت اہم ہے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ ابتدائی مرحلے میں موجود مریضوں کا بروقت علاج کر کے یہ بیماری پھیلنے سے بچ جائے۔ ضلع کلکٹر ابھیجیت راوت نے ہدایت دی کہ محکمہ صحت ضلع کونسل اور ضلع سرجن ایک دوسرے کے ساتھ تال میل پیدا کریں اور ناندیڑ ضلع کے دیہی علاقوں بشمول میٹرو پولس میں تلاشی مہم کو سختی سے نافذ کریں۔قومی جذام مٹاؤ پروگرام کے تحت جذام کی تشخیص مہم اور تپ دق کی تشخیص مہم، باقاعدہ ویکسینیشن، ضلع مربوط صحت اور خاندانی بہبود سوسائٹی، ایڈز کنٹرول، کور کمیٹی کے بارے میں جائزہ اجلاس کلکٹر ابھیجیت راوت کی صدارت میں اختتام پذیر ہوا۔ اس میٹنگ میں ڈسٹرکٹ سرجن ڈاکٹر۔ ڈاکٹر نیلا کانت بھوسیکر، ہیلتھ آفیسر۔ بالاجی شندے، خواتین اور بچوں کی بہبود کے محکمے کی ڈپٹی چیف ایگزیکٹو آفیسر ریکھا کلام، غیر سرکاری رکن ڈاکٹر۔ اشوک بیلکھوڈے، ڈاکٹر۔ P.D جوشی پاٹوڈیکر اور محکمہ صحت کے افسران، رضا کار تنظیموں کے ارکان وغیرہ موجود تھے۔جذام، ایڈز، تپ دق جیسی بیماریاں مریضوں کے حوصلے پست کر دیتی ہیں۔ان کی ذہنیت اس میں علاج کرنے سے گریز کرتی ہے۔ اس سلسلے میں ضلع کلکٹر ابھیجیت راوت نے ایسے مریضوں کے سماجی فائدے کے ساتھ علاج اور کونسلنگ پر زور دینے کی ہدایات دیں۔غذائیت کی کمی کو روکنے کے لیے ہر آنگن واڑی کو وقتاً فوقتاً چھوٹے بچوں کا چیک اپ کرنا چاہیے، اس کے لیے میڈیکل آفیسر اور چائلڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ آفیسر کو وقتاً فوقتاً آنگن واڑیوں کا دورہ کرنا چاہیے۔حکومت کی ہدایت کے مطابق غذائیت کے رہنما خطوط کی جانچ کی جانی چاہئے۔ میڈیکل آفیسرز اور چائلڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ آفیسرز کو چاہئے کہ وہ مہینے میں دو بار SAM اور MAM زمرے کے بچوں کا دورہ کریں اور انہیں فعال طور پر غذائی قلت سے دور کرنے کی کوشش کریں۔ انہوں نے اگلے سال سے پہلی جماعت سے غذائیت کی اسکریننگ کرانے کی ہدایت کی۔انہوں نے صحت کے معاملات میں تعلقہ کی سطح پر ورکشاپس کا انعقاد کر کے مقامی سطح پر اسکول مینجمنٹ سے لے کر تمام متعلقہ نظاموں کو بااختیار بنانے کی تجویز دی۔ ہر شہری کی صحت کے لیے حکومت دور دراز علاقوں کی وادی بستیوں سے لے کر شہر کی مختلف بستیوں تک عزم کے ساتھ کام کر رہی ہے۔اس کے لیے محکمہ صحت کی کئی اسکیمیں نافذ کی گئی ہیں۔کلکٹر ابھیجیت راوت نے ہدایت دی کہ ان اسکیموں کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کے لیے ضلعی نظام صحت سے لے کر تعلقہ سطح تک متعلقہ نظام ذمہ داری کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔تمام سرکاری صحت کی مہموں اور سرگرمیوں میں پرائیویٹ میڈیکل پریکٹیشنرز کی شرکت بہت ضروری ہے۔اس سلسلے میں تمام تعلقوں میں پرائیویٹ طبی پیشہ ور افراد کو اس طرح کی مہمات اور سرگرمیوں کے بارے میں آگاہ کیا جا سکتا ہے اور وہ اس میں مؤثر طریقے سے شامل ہو سکتے ہیں۔کلکٹر ابھیجیت راوت نے وضاحت کی کہ تعلقہ سطح پر میڈیکل ہیلتھ افسران کو اس سلسلے میں منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔اس اپیل کے جواب میں ڈاکٹر نے کہا کہ ہم کنوٹ جیسے قبائلی اکثریتی تعلقہ میں ضروری تربیت میں حصہ لیں گے۔ اشوک بیلکھوڈے نے سائیں گروجی اسپتال کی جانب سے وضاحت کی۔

حکومت مراٹھا، مسلم اور مستحق طبقات کو ریزرویشن دے: موہن ہمبرڈے

ناندیڑ۔(راست) ریاست میں فرقہ پرست جماعتیں اپنی دکانیں چمکانے کیلئے معصوم عوام کو ایکدوسرے سے لڑانے کا کام کررہے ہیں لیکن کانگریس ووٹوں کی سیاست نہ کرتے ہوئے مظلوموں کے لئے لڑرہی ہے ان خیالات کا اظہار ناندیڑ حلقہ جنوب کے ہردلعزیز رکن اسمبلی موہن انا ہمبرڈے نے اپنے صحافتی بیان میں کیا۔انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت مراٹھا سماج کو ریزرویشن دینے والی نہیں میرا یہ مطالبہ ہے کہ کسی خاص فرقہ یا مذہب کو نہیں بلکہ سب مذاہب کے پسماندہ طبقوں کو ریزرویشن دیتے ہوئے اس سماج کو اوپر اٹھنے کا موقف دیں۔گزشتہ تین دنوں سے موہن انا ہمبرڈے ممبئی میں قیام کر حکومت کی غلط پالیسیوں و مراٹھا ریزرویشن کیلئے زبردست احتجاجی مظاہرے کررہے تھے انہوں نے اپنے ساتھی اراکین اسمبلی کے ساتھ ملکر منترالیہ مقفل کیا ۔پولیس محکمہ کے IPS درجے کے آفیسر انا کے احتجاج سے خوفزدہ ہوگئے تھے انہیں پولیس کی گاڑی میں سوار کرنے کیلئے ناکوں چنے چبانے پڑے حلقہ جنوب کی عوام کو صحیح معنوں میں ایک سچا عوامی مسائل حل کرتے ہوئے سکھ دکھ میں پیش پیش رہتے ہوئے اپنے نام "انا "پر پورے اترتے ہوئے ایک بھائی کا فرض ادا کررہے ہیں "نہیں کرتے کوئی بہانہ اسی کا نام ہے موہن انا "آج ناندیڑ شہر ہی نہیںبلکہ پورے ضلع میں انا کی غریبوں کے مسیحا کے طور پر پہچان ہے مسلم علاقوں کے بنیادی مسائل کو ایک کارپوریٹر کی طرح خیال رکھتے ہوئے حل کرنے متعلقہ انتظامیہ سے ربط کر حل کراتے ہیں پانی کے سنگین مسئلے کیلئے جگہ جگہ بورویل ومسلم قبرستانوں میں اندرونی راستے ، بیٹھنے کیلئے بینچس اور لائٹ کیلئے اپنے ایم ایل اے فنڈ سے کام کرانے عوام کو بہ آسانی دستیاب ہونے والے انا انکے گھر پر صبح سے ہی عوام اپنے مسائل لیکر آتے ہیں وہ سب سے خندہ پیشانی سے ملکر انکے مسائل سن کر حل کرتے ہیں انکے اس خوش مزاجی کی وجہ سے کم وقت میں وہ اقلیتی فرقے کے پسندیدہ سیاست داں بن گئے ہیں۔

شیخ نعیم کے قتل کے معاملے میں ملزم کو عمر قید کی سزا

مقتول شیخ نعیم

ناندیڑ:3رنومبر (ورق تازہ نیوز) ایڈیشنل سیشن جج ششی کانت بانگر نے ایک 50 سالہ شخص کے قتل کے معاملے میں ملزم کو عمر قید اور 75 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی ہے۔اس کیس کے دیگر ملزمان کمسن ہونے کی وجہ سے وہ فی الحال جیل میں ہے۔31 دسمبر 2020 کو، ساولیشور پیٹھن۔ تعلقہ کیج ضلع۔ بیڑ سے اپنی مال بردار گاڑی نمبر MH 26 B ۔ 2483 لے کر یونس خان گلاب خان پٹھان ایوت محل جارہے تھے اور رات 9 بجے وشنو پوری کے قریب پہنچے۔ وہاں سے گلاب خان نے شیخ نعیم شیخ معین الدین کو ملنے کیلئے اسی شب دیڑھ بجے دودھ ڈیری کے پاس طلب کیا۔ شیخ نعیم شیخ معین الدین (52 سال) اور دیگر لوگ مجھ سے ملنے آئے جب ہم نے وہاں ہنومان مندر کے قریب گاڑی کو کھڑا کیا او بات چیت کررہے تھے اسی وقت انکی گاڑی سے نامعلوم افراد پھل اور سبزی کے کیرٹ چوری کررہے تھے۔ جب فریادی نے اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے باقی تینوں افراد کو بلایا۔ ملزم نے اپنے پاس موجود خنجر نکال کر فریادی ودیگر سے موبائل فون چھین لیا۔ شیخ نعیم شیخ معین الدین نے مزاحمت کی تو اس نے شیخ نعیم کو لوہے کے خنجر سے سر کے پچھلے حصے پر مارا۔ باقی تینوں نے شیخ اویس کو نیچے لڑھک کر مارنا شروع کر دیا۔ جیسے ہی ہم نے شور مچایا تو چاروں لٹیرے بھاگ گئے، ہم زخمی شیخ نعیم شیخ معین الدین کو موٹر سائیکل پر سرکاری اسپتال لے گئے۔ وہاں سے دوبارہ نجی اسپتال منتقل کیا۔ شیخ نعیم یکم جنوری 2021 کو دوران علاج انتقال کر گئے۔ اس کے بعد ناندیڑ دیہی پولیس نے یونس خان پٹھان کی شکایت پر مقدمہ نمبر 1/2021 درج کیا۔ اس جرم کی جانچ اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر وشواس کسلے نے کی۔ملزمین کے خلاف عدالت میں چارج شیٹ داخل ہونے کے بعد، یہ مقدمہ نمبر 90/2021 اجے بھگوان مانے (22) وسرانی کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ 302، 394، 397، 34 کے تحت مقدمہ چلایا گیا۔ اس کیس کے دیگر تین ملزمان کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے کیونکہ وہ کمسن ہیں۔اس کیس میں 9 گواہوں پر جرح کی گئی۔ دستیاب شواہد کی بنیاد پر، جج ایس. ای بانگر نے اجے بھگوان مانے کو تعزیرات ہند کی دفعہ 302، 34 کے تحت عمر قید، روپے جرمانے کی سزا سنائی۔

رواں عالمی کپ میں افغانستان نے حاصل کی چوتھی فتح

نیدرلینڈس کی 7 وکٹ سے شرمناک شکست، سیمی فائنل کی اُمید

عالمی کپ 2023 میں افغانستان کی بہترین کارکردگی کا سلسلہ جاری ہے۔ انگلینڈ، سری لنکا اور پاکستان کے بعد نیدرلینڈس کی ٹیم بھی افغانستان کے ہاتھوں شکست کھا گئی ہے۔ آج افغانستان بمقابلہ نیدرلینڈس میچ میں اگر شروعاتی 10 اوورس کو چھوڑ دیا جائے تو باقی میچ میں افغانستانی کھلاڑی ہی چھائے رہے۔ نیدرلینڈس نے افغانستان کے سامنے جیت کے لیے 180 رنوں کا ہدف رکھا تھا جسے حشمت اللہ کی ٹیم نے محض 3 وکٹ کے نقصان پر اور 111 گیندیں باقی رہتے ہوئے حاصل کرلیا۔آج ٹاس نیدرلینڈس کی ٹیم کے کپتان اسکاٹ ایڈوارڈس نے جیتا اور پہلے بلے بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ پہلا وکٹ (ویسلی بریسی 1 رن) ضرور 3 رن کے اسکور پر گر گیا تھا، لیکن دوسرے وکٹ کے لیے 64 گیندوں پر 70 رن کی شراکت داری میکس اوڈاو?ڈ اور کولن ایکرمین نے کی۔ اوڈاو?ڈ 40 گیندوں پر 42 رن بنا کر آو?ٹ ہوئے اور پھر جلد ہی ایکرمین بھی 35 گیندوں پر 29 رن بنا کر پویلین لوٹ گئے۔ پھر تو ایک سرے سے وکٹ گرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا اور دوسرے سرے پر سبرانڈ اینگلبریٹ دیکھتے رہے۔ کسی طرح سبرانڈ نے 86 گیندوں پر 58 رنوں کی انگ کھیلی اور ٹیم کو 150 کے اسکور سے آگے نکالا۔ 35 ویں اوور کی چوتھی گیند پر وہ آٹھویں وکٹ کی شکل میں رَن آو?ٹ ہوئے جب ٹیم کا مجموعی اسکور 152 رن تھا۔ پھر تو کھیل بہت زیادہ دیر نہیں چلا اور 46.3 اوورس میں پوری ٹیم 179 رن بنا کر آو?ٹ ہوگئی۔ نیدرلینڈس کی بلے بازی میں سب سے خراب بات یہ رہی کہ 4 کھلاڑی رَن آو?ٹ ہوئے۔ توجہ طلب بات یہ بھی ہے کہ اوپر کے 5 کھلاڑیوں میں سے ہی چار کھلاڑی ایسے تھے جو رَن آو?ٹ ہوئے۔ یعنی افغانستان کی گیند بازی نے بلے بازوں کو اتنا پریشان نہیں کیا جتنا کہ وہ وکٹ کے درمیان اپنی دوڑ سے پریشان ہوئے۔افغانستان کی جانب سے تجربہ کار اسپن گیند باز محمد نبی سب سے کامیاب رہے جنھوں نے 9.3 اوورس میں محض 28 رن دے کر 3 وکٹ لیے۔نوجوان اسپنر نور احمد کی بھی تعریف کرنی ہوگی جنھوں نے 9 اوورس میں 31 رن دے کر 2 وکٹ حاصل کیے۔ 1 وکٹ مجیب الرحمٰن کو ملا جنھوں نے 10 اوورس میں 41 رن دیے۔ جادوئی اسپنر راشد خان کو حالانکہ کوئی وکٹ حاصل نہیں ہوا، لیکن انھوں نے 10 اوورس میں محض 31 رن دیے۔ فضل حق فاروقی واحد گیند باز رہے جو مہنگے ثابت ہوئے۔ انھوں نے 5 اوورس میں 36 رن خرچ کیے اور کوئی وکٹ نہیں لیا۔افغانستان کی جب بلے بازی شروع ہوئی تو سلامی بلے بازوں (رحمٰن اللہ گرباز 10 رن، ابراہیم زادران 20 رن) نے بھلے ہی بڑی انگ نہیں کھیلی، لیکن ان کے بعد آنے والے بلے بازوں نے بغیر جوکھم اٹھائے ٹیم کو جیت کی راہ پر ہموار کر دیا۔ رحمت شاہ نے جہاں 54 گیندوں پر 52 رن بنائے، وہیں کپتان حشمت اللہ شاہدی نے بھی 64 گیندوں پر ناٹ آو?ٹ 56 رنوں کی بہترین انگ کھیلی۔ عظمت اللہ عمرزئی بھی 28 گیندوں پر 31 رن بنا کر ناٹ آو?ٹ رہے۔نیدرلینڈس کی گیند بازی جو مضبوط دکھائی دے رہی تھی۔ آج افغانی بلے بازوں کے سامنے کچھ خاص نظر نہیں آئی۔ آرین دَت اور پال وین میکرین جو اہم مواقع پر ٹیم کے لیے وکٹ لیتے تھے، آج ان کے وکٹ کا خانہ خالی رہا۔ کولن ایکرمین کو بھی کوئی وکٹ نہیں ملا۔ لوگان وان بیک، رولف وَنڈرمَر واور ثاقب ذوالفقار کے حصے میں 1-1 وکٹ آئے۔

'مسجد-گرودوارے بڑھ رہے ہیں، انھیں اکھاڑ پھینکو،'

بی جے پی لیڈر کے متنازعہ بیان پر الیکشن کمیشن نے بھیجا نوٹس

الور: بی جے پی لیڈر سندیپ دائما کے ذریعہ راجستھان میں ایک انتہائی متنازعہ بیان دیے جانے کا معاملہ سامنے ا?یا ہے۔ بیان اس قدر قابل اعتراض ہے کہ نہ صرف الیکشن کمیشن نے انھیں نوٹس بھیج دیا ہے، بلکہ پارٹی بھی معافی مانگنے پر مجبور ہوئی ہے۔ تجارہ ایس ڈی او اور ریٹرننگ افسر انوپ سنگھ نے انگریزی روزنامہ 'انڈین ایکسپریس' کو بتایا کہ سندیپ دائما کو مثالی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کا نوٹس جاری کیا گیا ہے۔ ایک میڈیا رپورٹ کے مطابق سندیپ دائما نے مسجدوں اور گرودواروں کو اکھاڑ پھینکنے کی بات کہی تھی جس پر انھیں زبردست تنقید کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ وہ تجارہ میں بی جے پی امیدوار اور رکن پارلیمنٹ بابا بالک ناتھ کے ذریعہ نامزدگی کا پرچہ داخل کیے جانے کے موقع پر منعقد جلسہ ?عام سے خطاب کرتے ہوئے مسجدوں اور گرودواروں سے متعلق متنازعہ بیان دیا ہے۔ ہنگامہ بڑھنے کے بعد سندیپ نے ویڈیو جاری کر معافی مانگی ہے، لیکن اقلیتی طبقہ میں ان کے بیان پر زبردست ناراضگی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ سندیپ دائما قبل میں تجارہ سیٹ سے بی جے پی امیدوار رہ چکے ہیں۔ انھوں نے جب متنازعہ بیان دیا تو اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی ا?دتیہ ناتھ بھی وہاں موجود تھے۔ انھوں نے سندیپ کے بیان پر ابھی تک کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا ہے۔ حالانکہ تجارہ سے بی جے پی کے امیدوار اور الور کے موجودہ رکن پارلیمنٹ بالک ناتھ نے کہا کہ (سندیپ سے) 'گناہ' ہوا ہے۔ دھیان دینے والی بات یہ بھی ہے کہ بالک ناتھ کو اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی ا?دتیہ ناتھ کا قریبی تصور کیا جاتا ہے۔ بہر حال، الور ضلع کے تجارہ انتخابی حلقہ میں امیدواروں کے درمیان زبردست ٹکر دیکھنے کو مل رہی ہے۔ اس علاقہ میں جب سے بی جے پی نے ہندو پجاری بالک ناتھ کو میدان میں اتارا ہے، ماحول نے مذہبی رنگ اختیار کر لیا ہے۔ سندیپ دائما کے متنازعہ بیان نے ووٹ کو پولرائزیشن کرنے کا راستہ بھی ہموار کر دیا ہے۔ انھوں نے اپنی تقریر کے دوران کہا تھا کہ "کس طرح سے اتنی مسجدیں، گرودوارے یہاں پر بنا کر چھوڑ دیے گئے! یہ ا?گے چل کر ہمارے لیے ناسور بن جائیں گے۔ اس لیے ہمارا اور سب کا فرض بنتا ہے کہ اس ناسور کو یہاں سے اکھاڑ پھینک دیں گے اور بابا بالک ناتھ جی کو کثیر ووٹوں سے کامیاب کرائیں گے۔" سندیپ دائما کا یہ بیان ایسے وقت میں ا?یا ہے جب بی جے پی کی اعلیٰ قیادت سکھ طبقہ تک مستقل رسائی بنانے کی کوشش میں مصروف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پارٹی نے سندیپ کے بیان پر فوراً کارروائی کی۔ انتخابی کمیشن کے ذریعہ سندیپ کو نوٹس بھیجے جانے پر بالک ناتھ نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ سکھ طبقہ نے ہمیشہ سناتن مذہب اور ثقافت کی حفاظت کی ہے، اور امید ظاہر کی کہ اگر کچھ بچوں نے کوئی غلطی کی ہے تو وہ معاف کر دیں گے۔

اتر پردیش: بدل گیا امان اللہ پور کا نام، نیا نام ہے 'جمنا نگر'

امان اللہ پور: اتر پردیش کی یوگی حکومت نے سیتاپور ضلع کے گاو?ں امان اللہ پور کا نام بدل کر 'جمنا نگر' کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں 3 نومبر کو ایڈیشنل چیف سکریٹری ریونیو سدھیر کمار گرگ نے نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے۔ سیتاپور کے ضلع مجسٹریٹ نے ڈویژنل کمشنر لکھنو? کو تجویز بھیجی تھی، انھوں نے اس کو منظور کرتے ہوئے ریونیو کونسل سے اس پر غور کرنے کی گزارش کی تھی۔ لینڈ مینجمنٹ کمیٹی نے اس کی بنیاد پر تجویز حکومت کو بھیجی تھی۔ پھر حکومتی سطح سے گاو?ں کا نام بدلنے سے متعلق نوٹیفکیشن جاری کیا گیا۔ ایڈیشنل چیف سکریٹری کے ذریعہ جاری نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ اتر پردیش ریونیو ایکٹ میں دی گئی سہولت کی بنیاد پر گاو?ں کا نام بدلا گیا ہے۔ اب امان اللہ پور کو جمنا نگر کے نام سے جانا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ سیتاپور ضلع کے گاو?ں امان اللہ پور سمیت مرکزی حکومت نے ایک ریلوے اسٹیشن اور راجستھان کے تین گاو?ں کے ناموں کو بدلنے سے متعلق منظوری اگست میں ہی دے دی تھی۔ مرکزی حکومت کی طرف سے راجستھان کے اودے پور ضلع کی کنوڑ تحصیل میں واقع 'کھمواتوں کا کھیڑا' کا نام بدل کر 'کھیم سنگھ جی کا کھیڑا'، جودھپور ضلع کی پھلودی تحصیل میں 'ببنگتی کلا' کا نام بدل کر 'ببنگتی ہر بجی' اور جالور ضلع کی سائلا تحصیل میں 'بھنڈوا' کا نام بدل کر 'بھانڈو پورہ' کرنے کے لیے این او سی دیا جا چکا ہے۔

اطلاع عام

ذریعہ ہذا تمام عوام الناس کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حافظ عبد الواجد وارنگا گزشتہ سات سالوں سے دارالعلوم محل جاہ (مال ٹیکڑی) میں منتظم مطبخ کی حیثیت سے چاول، تیل، نقد روپیہ پیسے کی وصولی کا کام کیا کرتے تھے۔ لیکن شوال ۱۴۴۴ھ سے مستعفی ہوگئے ہیں اب انھیں دارالعلوم محل جاہ (مال ٹیکڑی) کا ملازم نہ تصور کیا جاے اور سابقہ معاملات ان سے نہ کیا جایے بلکہ مولانا شیخ نعیم اشاعتی (موبائل نمبر 9011672384) اور حافظ سلمان اشاعتی (موبائل نمبر 7020817352) سے رابطہ فرمائیں اور دارالعلوم محل جاہ مال ٹیکڑی کیلئے چاول، دال، تیل نقدی روپیہ پیسے کی لین دین انھیں دونوں کی معرفت پہنچائیں۔

منجانب: انتظامی کمیٹی، جامعہ اسلامیہ دارالعلوم، ناندیڑ

परभणी जिल्हा बातमी पत्र

پربھنی ضلع کا خبرنامہ

کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے کے ذریعہ کنبی مراٹھا سرٹیفکیٹ کی تقسیم

پربھنی:: پالم تعلقہ کے ورکھیڈ کے شیلیش دشرتھ گھوڈکے اور تو کا رام بھوجنگراو گروڑا کو آج صبح ضلع کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے نے پہلا کنبی مراٹھا ذات کا سرٹیفکیٹ دیا ہے۔اس وقت ایڈیشنل کلکٹر ڈاکٹر۔ پرتاپ کالے، ریزیڈنٹ ڈپٹی کلکٹر انورادھا دھلکاری، سب ڈویژنل آفیسر جیوراج داپکر، تحصیلدار کیلاس واگھمارے موجود تھے۔ریاستی حکومت کے ذریعہ مقرر کردہ ریٹائرڈ جسٹس سندیپ شندے کی ایک کمیٹی نے 19 اکتوبر کو پربھنی ضلع کا دورہ کیا تاکہ پربھنی ضلع میں کنبی مراٹھا برادری کے ریکارڈ کی جانچ کی جا سکے۔ دن بھر مختلف سرکاری دفاتر کے دستاویزات کے ریکارڈ اور کلکٹرا?فس میں شہریوں کی طرف سے جمع کرائے گئے ثبوتوں کی جانچ کے بعد انہوں نے اپنی رپورٹ ریاستی حکومت کو سونپی۔ ابتدائی رپورٹ کو وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی قیادت میں حال ہی میں منعقدہ ریاستی کابینہ نے قبول کرلیا۔ رپورٹ کو قبول کرنے کے بعد وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے کنبی -مراٹھا رجسٹریشن کے ثبوت پیش کرنے والوں میں ذات پات کے سرٹیفکیٹ کی فوری تقسیم کا حکم دیا تھا۔اس کے مطابق کلیکٹر رگھوناتھ گاوڑے نے ورکھیڈ گاو?ں کے دو نوجوانوں کو کنبی مراٹھا ذات کا سرٹیفکیٹ تقسیم کیا۔

(News No 608)

پربھنی میں 59 ویں ریاستی چمپئن شپ سینئر کھو-کھو ٹورنامنٹ

پربھنی:3رنومبر (ورق تازہ نیوز) ضلع کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے نے کہا ہے کہ 16 سے 20 نومبر 2023 تک پربھنی کے شیواجی کالج میں پہلی بار مرد اور خواتین دونوں گروپوں کے لیے 59 ویں مہاراشٹر اسٹیٹ چمپئن شپ سینئر گروپ کھو-کھو مقابلے کا انعقاد کیا گیا ہے۔

(News No 609)

تعلیم یافتہ بے روزگاروں کے لیے سنہرا موقع

پربھنی3رنومبر (ورق تازہ نیوز) ڈسٹرکٹ اسکل ڈیولپمنٹ ایمپلائمنٹ اینڈ انٹر پرینیورشپ گائیڈنس سنٹر اور گورنمنٹ تنتر پرشالا کے اشتراک سے بدھ (ڈی۔8) کو تنتر پرشالا نارائن چل میں پڑھے لکھے بے روزگار کاروباریوں کے لیے ایک ا?ن سائٹ سلیکشن سیشن کا انعقاد کیا گیا ہے۔اس مہم کے تحت ایس ایس انفوٹیک اور اے ایم ٹیکنالوجیز ڈیٹا انٹری ا?پریٹر اور مارکیٹنگ ایگزیکٹو کے عہدوں پر بھرتی کریں گے اور ا?ن لائن پنڈت دین دیال اپادھیائے جاب فیئر کا انعقاد کیا گیا ہے۔(News No 610)

ضلع میں دفعہ 37(1)(3) 15 نومبر تک لاگو

پربھنی3رنومبر (ورق تازہ نیوز) ضلع میں مستقبل میں عظیم ا?دمیوں کی یوم پیدائش اور یوم وفات ہے۔کلکٹر اور ضلع مجسٹریٹ رگھوناتھ گاوڑے نے ایک پریس ریلیز کے ذریعے مطلع کیا کہ مہاراشٹر پولیس ایکٹ 1951 کی دفعہ 37(1)(3) کو یکم سے 15 نومبر 2023 کی درمیانی رات تک لاگو کیا جا رہا ہے تاکہ امن وامان کے مسئلہ کو برقرار رکھا جا سکے۔ مراٹھا برادری کے ریزرویشن کے مطالبے کو لے کر احتجاج جاری ہے۔مہاراشٹر پولس ایکٹ 1951 کے سیکشن 37(1) کے تحت امن اور عوامی تحفظ کی برقراری کے لیے سرکاری فرائض انجام دینے والے ملازم کے علاوہ کوئی بھی شخص پربھنی ڈسٹرکٹ میں کسی بھی عوامی جگہ یا اس کے بارے میں ہتھیار، کلب، تلوار، نیزے، لاٹھیاں، بندوقیں، لانس، (ب) لاٹھی یا لاٹھی یا کوئی اور چیز جو جسمانی نقصان پہنچانے کے قابل ہو، (ب) دیگر چیزوں کے علاوہ کوئی بھی ا?گ لگانے والا مادہ یا دھماکہ خیز مواد لے جانا، انہوں نے بتایا۔اس کا اطلاق ڈیوٹی پر موجود کسی پولیس افسر یا کسی دوسرے سرکاری، نیم سرکاری ملازم یا شادی، جنازے، مذہبی تقریب، یاترا کے ساتھ ساتھ مجاز اتھارٹی کی طرف سے خصوصی طور پر اجازت یافتہ جلوسوں اور تقریبات پر نہیں ہوگا۔کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے نے حکم میں یہ بھی کہا ہے کہ جلوسوں اور پروگراموں کی اجازت دینے کا اختیار سپرنٹنڈنٹ آف پولیس پربھنی یا ان کے ذریعہ اختیار کردہ دیگر پولیس افسران کے پاس رہے گا۔(News No 611)

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔